رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

جسم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ... (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے دو روپیہ بارہ آنے

نمبر ۱۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ یوم پنجشنبہ | جلد ۱۰

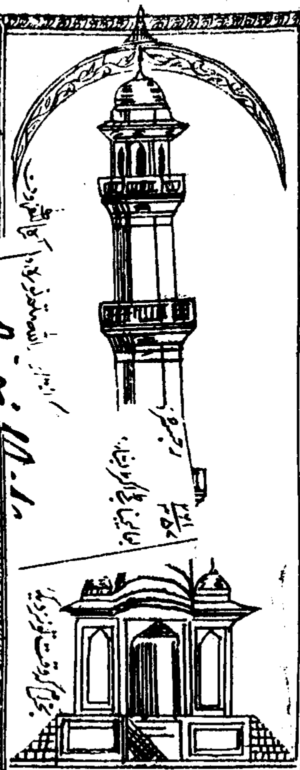

فہرست مضامین

(۱) الہامات و رؤیا ...... اوّل
دنیا پر سرسری نظر + تعلیم الاسلام
یا مہربان کیسے کیسے + بیک کرشمہ دو کار
لاکھ شائع کیا جاوے! کیونکر؟
ایڈیٹوریل بریف نوٹس ص ۳
ہندیوں پر اتمام حجت ص ۴ تا ۶
... اسلہ .... ص ۷ تا ۹
نبی کی ضرورت - اور - خطبہ بروز جمعہ ... مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ... ۹ تا ۱۱
... درخواست ص ۱۱
(۸) ... ۱۲
(۹) اشتہارات ص ۱۳-۱۴

تازہ الہامات و رؤیاء

۳ مئی ۱۹۰۶ء - اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَامِ
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

ترجمہ - تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں اگر تو نہ ہوتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا -

۵ مئی ۱۹۰۶ء - رؤیاء - ایک شخص نے ایک دوائی کولا دائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے - اور اس پر پٹیاں لپٹی ہوئی ہیں - ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے - مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں - دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی - لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے - اسوقت میں کہتا ہوں کہ اسکا وقت آ گیا ہے - اسکو نوکر رکھا جائے اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں - پھر الہام ہوا

"یہ میری کتاب ہے اسکو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں" - پھر الہام ہوا

"اللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ - اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا - ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے -

فرمایا - اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہونگے اور ... سے مغلوب نہ ہونگے

۵ مئی ۱۹۰۶ء - الہام -

"پھر بہار آئی - تو آئے ثلج کے آنیکے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے - اسکے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے - اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے - اسکو عربی میں ثلج کہتے ہیں -

ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کریگا اور برف اور اس کے لوازم شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی اور دوسرے معنے اسکے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا کے ہیں یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آ جاویں جن سے اوسکا دل مطمئن ہو جاوے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلان تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہوگئی - اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے - یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے - غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے -

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو سوچ لیتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک انجام ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کچھ طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے - اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہو جائیں گے اور حجت پوری ہو جائے گی -

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئیگا تو اس قدر متواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ مخالفین کے مونہہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں تو نیز خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت اہل ... کرے گا - واللّٰہ اعلم بالصواب -

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا -

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّہُمْ مُّغْرَقُوْنَ
وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا - یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں - یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں اگر کر دین کے پہلو سے لاپرواہ ہیں - میں ان کو ضرور غرق کروں گا - اور ناکامی میں مرینگے - یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا - میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے - جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں - اور دین کی فکر اور غم سے لاپرواہ ہیں - گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا - ان کی دنیا بھی مرے گی - ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے - پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے - اور ایک بڑے عذاب سے اون کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو - مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر اون کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے -

۷ مئی ۱۹۰۶ء - الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

کتبہ احقر الزمن محمد حسن مجنوری عفی اللہ عنہ

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

دہرم پال کی صدائے خون

دہرم پال جب آریہ ہوئے ہیں اور انہون نے دیدک سدہانتون کا نسفہ عملی طور پر حل کیا ہے انکے سر پر خون چڑہ گیا ہے۔ جن لوگون نے انکی ایڈیٹری کے زمانہ مین پرچارک کو پڑہا ہے وہ جانتے ہیں کہ اسکے صفحات خونی تحریروں سے پر ہوتے تہے۔ وہان آپ آریون کو خون بہا دو کے مشورے دیتے تہے۔ اور اب لاہور مین صدائے خون سناتے ہیں۔ آریون کو اس خونی فونوگراف سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ورنہ مجہے اندیشہ ہے کہ انہیں بے جا جوش پیدا کرکے انہیں دلیرانہ بنادین۔ صدائے خون والے لیکچر میں انہون نے جو کچہ کہا وہ وہان کا روزنامہ پیسہ اخبار شائع کرچکا ہے اور ایسے پبلک لیکچرون کے روکنے کی صلاح دیتا ہے جو نہایت اذیت دہ اور منافی ہیں۔ اسوقت دہرم پال کی ایک جدید درخواست پر غور کررہا ہون جو اسنے پرچارک کی تازہ اشاعت میں چہپوائی ہے۔ اس درخواست مین وہ ظاہر کرتے ہین کہ دو مسلمان مولوی انہون نے آریہ ہونے کے لئے طیار رکہے ہیں۔ لیکن وہ آریہ سماج میں داخل ہونے کا پیغام اسوقت دین گے جب کہ ان کے معقول گذارے کا انتظام ہوجاوے گا۔ دہرم پال صاحب یہ ظاہر کرتے ہین کہ جب ان دو کا انتظام ہوجاویگا تو اسکے بعد اور نام پیش کرین گے لیکن گذارہ کا انتظام اول ضروری ہے۔ آریہ سماج کو خوش ہونا چاہئے کہ ان کے گہر ایک سورما آگیا ہے جو اب آریہ سماج مین ملیچہون کو داخل کرکے شدہ کریگا + آریہ سماج صرف انکے گذارہ کا انتظام کرتا رہے۔ اگر یہی رنگ ہے تو آج گذارہ کی درخواست ہے کل کو معقول طور پر مہاتما دہرم پال صاحب آرڈر دین گے کہ اگر اسقدر تعداد کی کنواری کنیائیں مل جاوین تو اسقدر نوجوان شدہ ہونے کو آمادہ ہیں + بلکہ وہ اشارۃً اس تحریک کو بہی کرچکے ہیں + بس اب اور کیا چاہئے آریہ سماج کی ترقی نہو تو اور کس کی ترقی ہو۔ جو لوگ محض پیٹ یا اور اغراض نفسانی کی خاطر اپنا مذہب چہوڑنا چاہتے ہیں وہ کل جاتے آج چلے جائین۔ لیکن اگر انکے دل مین سچ مچ سچائی کی بہوک پیاس ہے، تو میں انہیں مشورہ دونگا کہ اس سے پہلے جو وہ اسلام چہوڑین قادیان آئین اور اپنے اعتراضات پیش کرین اور انکی حقیقت سنین۔ ہان اگر پیٹ نفس کی مجبوری ہے تو پہر کوئی مشورہ فضول ہے۔ آریہ سماج کو ایسے جہنگ، مبارک ہون۔

ظالمون نے داڑہی مونڈ دی

مینے اس خبر کو نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتہ سنا ہے کہ حاجی مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کے ساتہ وہان کے بعض سنگدل لوگون نے سخت تشدد کیا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ مولویصاحب موصوف کو دہوکہ دیکر کوچہ چابک سواران مین بلایا کہ آپ ایک نکاح پڑہا دین مگر وہان کسی بدظنی مین مولویصاحب پر دست درازی کی گئی انہیں مارا اور بعض کاغذون پر دہمکا کر دستخط کرائے اور پہر یہہ غضب کیا کہ داڑہی کو دیاسلائی دکہادی اسپر بہی خاتمہ نہوا تو ایک تیز اور زود اثر پوڈر مل کر چار ابرو کا صفایا کردیا اور پہر انہیں ڈولی میں ڈال کر گہر پہونچا دیا۔ مولویصاحب نے کوتوالی مین رپورٹ کی اور صورت حال بیان کی۔

مسلمانون کی حالت پر کسقدر افسوس ہے کہ وہ اپنے ایک واجب التکریم عالم کی یہ خدمت کرتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی وجہ رنج قوی ہو۔ لیکن ایسی سنگدلی نہایت ناموزون ہے میرے پاس یہ خبر دیر سے آئی پڑی ہے۔ امید ہے اسوقت تک مولویصاحب کی داڑہی نکل آئی ہوگی اور ظالمون کے دلمین کوئی نئی تحریک کررہی ہوگی۔ اسلئے انکو پہلے کہ وہ انپر پہر کوئی حملہ کرین مناسب تدارک ہونا چاہئے۔ مولوی ثناءاللہ صاحب کو اس موقع پر مولوی عبدالوہاب صاحب خاص ہمدردی کرنی چاہئے اور وہ اپنے اہلحدیث احباب دہلی کو سمجہائین کہ علماء کی توقیر کرنی چاہئے اور وہ اس معاملہ مین مولوی عبدالوہاب صاحب کی مدد کرین تاکہ مولوی عبدالوہاب صاحب اپنے فتوے سے شرمائین۔ میری غرض اس خبر کی اشاعت سے یہ ہے کہ تا مسلمانون کو بتاؤن کہ جب علماء دین کی حالت اس درجہ تک پہونچ گئی ہے کہ لوگ انکی داڑہیان مونڈنے لگ گئے تو کیا اب بہی تم یقین کرتے ہو کہ کسی [illegible] کی حاجت نہیں؟ سوچو اور غور کرو!

تعلیم الاسلام

میرے لئے کسقدر خوشی کا موجب ہے۔ جب مین یہ دیکہتا ہون کہ جن قومی ضرورتون کو مینے محسوس کیا تہا اور وقتاً فوقتاً انکا اظہار کیا اور حتی الوسع انکے پورا کرنے کے لئے قدم اٹہایا [illegible] زمانہ بتارہا ہے کہ وہ بہت ضروری ہیں ناظرین الحکم گذشتہ اشاعت مین تعلیم الاسلام نام رسالہ کا اشتہار پڑہ چکے ہیں اور آج کی اشاعت میں بہی پڑہیں گے۔ یہہ رسالہ ایک مفید اور نفع رسان رسالہ ہوگا اور اشاعت و خدمت قرآن کریم کا ایک ذریعہ ہے اس سے یہ نہ سمجہ لیا جاوے کہ جس تفسیر القرآن کا سلسلہ خاکسار ایڈیٹر الحکم نے شروع کیا تہا اور وہ شغل جاری کرکے وہ بند کردیا جاویگا۔ بلکہ یہہ اسکے سوا ایک ماہواری جدید رسالہ ہے جو مولوی سید سرور شاہ صاحب ایسے عالم کی ایڈیٹری مین نکلے گا۔ اور ایڈیٹر الحکم کی مرتبہ تفسیر بطور خود جیسے شائع ہوتی ہے انشاءاللہ بحولہ وبقوتہ شائع ہوتی رہے گی۔ چنانچہ سورۃ آل عمران کی تفسیر پریس مین ہے۔ قرآن کریم کی خدمت جن راہون اور طریقون سے ہو وہ ضروری اور ازبس ضروری ہے اسلئے اس رسالہ کو کامیاب بنانیکے لئے جماعت مین تحریک کرتا ہون + اب ضرورت ہے کہ ایک رسالہ عربی اور فارسی زبان مین بہی شائع ہو۔ ایڈیٹر الحکم اس فکر سے بے فکر نہیں چنانچہ اسکے ناظرین بہی خوب جانتے ہیں اسلئے جبکبہی اسے موقع ملا [illegible] اس سلسلہ کی تائید مین

ایسا رسالہ جاری کرنے مین تامل نہیں کریگا خصوصاً ایسی حالت مین کہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور سے اجازت بہی حاصل کرچکا ہو۔

ہمارے بہی ہیں مہربان کیسے کیسے

یہ حالت ایک موت ہے مگر کیا افسوس ہے کہ لوگ جہالت چہوڑنا نہیں چاہتے۔ نجم ہازغ کوئی اخبار ہے جسکے حوالہ سے پیسہ اخبار نے ۵ مئی کی اشاعت مین مرزاجی اور طاعون کے عنوان سے کچہہ سطرین نقل کی ہیں مین ناظرین کو یہ دکہانیکے لئے کہ ہمارے مخالفون کا مبلغ علم کیا ہے اس نوٹ کو بجنسہ درج کردیتا ہون مجہے سب سے زیادہ افسوس اس لاہوری ہمعصر پر ہے کہ وہ بہی عقل و فکر سے کچہہ کام نہیں لیتا اور اندہا دہند سلسلہ عالیہ کی مخالفت مین جو کچہہ اسے مل جاوے چہاپ دینا اپنا فرض سمجہتا ہے۔ وہ ہوش کرے اور اپنے اخبار کی وقعت کو تباہ نکرے۔ وہ نوٹ یہ ہے۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کی عادت ہے کہ وہ واقعہ کے بعد اسکی پیشگوئی کیا کرتے ہین جسکو پیشگوئی تو کیا بلکہ یاوہ گوئی کہنا زیادہ اچہا ہوگا۔ ہمیں یاد ہے کہ امرتسر کے کسی پادری کی موت کی پیشگوئی جو مرزا صاحب کے مد مقابل تہا اسکی مرنیکے بعد کی گئی تہی اور کہا گیا کہ میںنے فلان فلان کتاب مین الہامی بعد از اں مرزاجی نے حکم لگایا تہا کہ میرے معتقدین مین سے طاعون سے کوئی نہیں مریگا جب ایک مسماۃ کا طاعون سے انتقال ہوا تو انہون نے یہہ بہانہ کیا کہ اسکے دل سے میرا اعتقاد اٹہ گیا تہا اسوجہ سے طاعون اسے کہا گیا"

[illegible] اسکا جواب کیا دین؟ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

ایک کرشمہ دو کار

کارخانہ الحکم میں کارخانہ کیواسطے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے اسلئے مطبع کی موجودہ کتب مین اسوقت تک کہ رقم مطلوبہ پوری ہوجاوے خاص رعایت قیمت مین کردی ہے۔ جو احباب کارخانہ کی بہتری اور بہلائی کے لئے دردمند دل رکہتے ہین انکے لئے یہہ عمدہ موقع ہے کہ وہ مطبع کی موجودہ کتب سے خود فائدہ اٹہائیں دوسرونکو مستفید کرین خصوصاً ان فروختنی کتب کے ذخیرہ مین اخبار الحکم کے گذشتہ سالون کے کچہہ فائل ہیں جو دو چند قیمت پر اس سے پہلے دیئے جارہے ہین مگر اسوقت اصل قیمت پر دیئے جاوینگے جسقدر تعداد ہر کتاب کے سامنے لکہدی ہے اسکی فروخت ہوجانے پر رعایت نہ رہے گی۔ اسلئے آپ جلد خرید لین۔

(۱) الحکم کے پورانے فائل (جنمین نادر اور نایاب مضامین درج ہیں) ۱۹۰۳ء سے ۱۹۰۵ء تک صرف ۵۰ فائل

(۲) تفسیر سورۃ بقرہ۔ اصل قیمت ؏ رعایتی قیمت ۸/ صرف ۲۰ کاپی

(۳) ازالہ اوہام ہردو جلد رعایتی قیمت عہ صرف ۲۰ جلد

(۴) رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء اصل قیمت عہ رعایتی ۸/ صرف ۱۰ جلد

(۵) مراۃ الجہاد ایک ضخیم کتاب مسئلہ جہاد پر رعایتی قیمت عہ صرف ۱۰۰ جلد

(۶) ست بچن و آریہ دہرم۔ رعایتی قیمت ۱۰/ صرف ۴۰ جلد

(۷) سلک مروارید ہردو حصے رعایتی قیمت ۶/ صرف ۱۰۰ جلد

(۸) حضرت اقدس کے اشتہارات والہامات ۱۹۰۵ء اصل قیمت ۲/

(۹) حقہ و جوہر غط اور نماز پر تقریر رعایتی قیمت ۱/ صرف ۴۰۰ جلد

(۱۰) برہان الحق۔ رد مسیحیت رسالہ رعایتی قیمت ۲/ صرف ۲۰ جلد

(۱۱) النصح میر حامد شاہ " ۱/ ۱۱۲ جلد

(۱۲) تفسیر سورۃ فاضل امروہی " ۱/ ۲۲۴ جلد

(۱۳) حضرت اقدس کی ہیرین دوسرا اڈیشن قیمت ۴/

پہلے دہ لطیف

(۱) ضرورۃ الامام (حضرت اقدس کی تصنیف) قیمت ۱/ ۴۰ جلد

(۱) سراج الدین کے چار سوالونکا جواب۔ قیمت ۱/

(۱) اربعین ۴ .... ۴/ ۴۰۰ جلد

(۱) آسمانی فیصلہ (از حضرت اقدس) قیمت ۲/

اس موقع پہ سے ندیں کارخانہ کی ضرورتوں پر نظر رکہکر اور عام فائدہ کے لحاظ سے خود خریدین اور دوسرون کو آمادہ کرین + خصوصاً الحکم کے جدید خریدار بہم پہنچائیں تمام درخواستیں منیجر کارخانہ الحکم قادیان کے نام آئین۔

الحکم ایک لاکہہ شائع کیا جاوے کیونکر؟

اخبار نے اپنا ایک پرچہ ایک لاکہہ شائع کیا تہا اسکی تقلید سے اور کئے بعض دوسرے اخبارون نے بہی اپنے اخبار کے کئی کئی نمبر نکالے فی الحقیقت اشاعت اور اشتہار کا یہ ایک مفید ذریعہ ہے۔ اسپر مولوی محمد یمین صاحب نے داتہ سے مجکو بہی اس تجویز کے اختیار کرنے کا مشورہ دیا ایسا ہی میرے محترم بہائی مفتی محمد صادق صاحب کو بہی انہون نے لکہا۔ مفتی صاحب تو اس کی تہہ تک نہ پہنچے جواب دیا۔ مگر میں اسپر غور کرتا رہا جبکہ مولوی محمد یمین صاحب نے پہر یاد دہانی کی۔ مولوی صاحب [illegible] سے ایک لاکہہ پرچہ کے چہاپنے اور شائع کرنے کی راے دیتے ہین مگر مجہے افسوس ہے مین الحکم کے لئے قوم کی موجودہ حالت مین ایسا چندہ مانگنے سے معذور ہون جسکا کوئی مفید اثر مجہے معلوم نہیں ہوتا علاوہ برین قوم پر ضروری اور بہت ضروری چندون کی بہرمار ہورہی ہے اور لنگر خانہ کی یوماً فیوماً بڑہنے والی ضرورتیں پہلے سے زیادہ ہاتہ پہیلا رہی ہین اسپر مین ایسی درخواست کرنا نامناسب سمجہتا ہون الحکم کا ایک لاکہہ پرچہ چہاپ کر شائع کرنا آسان کام نہیں اسپر کم از کم پانچہزار روپیہ خرچ آتا ہے اور اسقدر رقم کا بوجہ قوم پر ڈالنا مین پسند نہیں کرتا + ہان اگر قوم الحکم کی توسیع اشاعت مین سعی کرے اور اس سلسلہ کو جو مینے الحکم کی ایک ہزار مفت اشاعت کے متعلق شروع کیا تہا مکمل کردے تو ایک پرچہ کی بجائے ایک سال تک الحکم کی تحریک ہوسکتی ہے اور یہ مشکل کام نہیں میرے خیال مین اگر اس تحریک پر ناظرین و سرپرستان الحکم کاربند ہون اور ایک ہزار اخبار کا چندہ دفتر الحکم مین بہیجدین جو غیر احمدیون مگر مستعد اور سمجہدار لوگون مین مفت بہیجا جاوے اور ہر سہ ماہی کے بعد نام بدل دئے جاوین تو سال مین چار ہزار آدمیون کے پاس الحکم جاسکتا ہے جس سے کم از کم چالیس ہزار آدمی فائدہ اٹہا سکتے ہیں۔ پس اگر سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے مفید کام کرنا چاہو تو مین اپنی یہی راے رکہتا ہون جو پہلے ہی شائع کرچکا ہون + خدا الاخدا انشاءاللہ وہ وقت لے آویگا جب ہمارے اخبارات ایک لاکہہ کیا لاکہون شائع ہوا کرینگے انشاءاللہ العزیز۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

ربنا وقنا عذاب النار خدا کی شان جب سے "آسمان لے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے" کی پیشگوئی شائع ہوئی ہے دنیا کے مختلف قطعات میں آتش زدگی کی خوفناک وارداتیں اپنا دامن پھیلا رہی ہیں - گذشتہ ہفتہ ہندوستان کے کئی شہروں میں آتشزدگی نے خطرناک نقصان کیا اور لاکھوں روپے کی جائداد پر پانی پھرنے کے علاوہ جانوں کا بھی نقصان ہوا۔ نہ ماننا اور ضد کرنا اور بات ہے مگر یہ غیر معمولی حادثے اور واقعات انسان کو عبرت بخشتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے قہری نزول سے ڈراتے ہیں لیکن اسپر بھی اگر کوئی خدا کا بندہ مخلوق پر رحم کر کے خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر پاک تبدیلی کی ہدایت کرے تو ملک کے خیر خواہ (بزعم خود) اسکی مخالفت کرتے ہیں اور اسے دہمکانے والا ٹھیراتے ہیں اس سے بدتر ملک اور اہل ملک کی بدقسمتی کیا ہوگی کہ وہ شفیق ناصح کی باتوں پر ہنستے اور اسکی بھلی اور پاک ہدایتوں پر ٹھٹھا مارتے ہیں اے اللہ تو ہی رحم فرما اور اس کوردل مخلوق کو سمجھ عطا کر۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۱۹۰۶ء کے پہلے چار مہینوں میں کچھ ایسے غیر معمولی حادثے واقع ہوئے ہیں کہ اسنے دنیا بھر کو حیران کر دیا ہے - اور اخبارات اور اہل قلم ان حوادث پر طبع آزمائیاں کرنے لگے ہیں - بلکہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ان چار مہینوں میں سلسلہ حوادثات غیر معمولی سے اسقدر اتلاف جان اور نقصان مال ہو چکا ہے کہ اس کا جبر اور تلافی آیندہ دس سال میں بھی بظاہر ناممکن ہے - اور یہ بھی مان لیا گیا ہے - کہ ان چار مہینے میں قدرت نے دنیا کے ہر حصہ میں اپنی صفت قہاری اور جلالی کا اظہار کیا ہے - اس لحاظ سے کہ اہل نظر اور اہل دل لوگ ان واقعات کے دوہرانے سے فائدہ اٹھا سکیں اور خود اور اپنے دوستوں کو پاک تبدیلی کا مشورہ دے سکیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر ان واقعات پر نظر ثانی کی جاوے جو خدا تعالیٰ کی اس قہری تجلی کی صورت میں ظاہر ہوئے - اور اسکے برگزیدہ مامور کی تصدیق کا باعث ٹھہرے - ان واقعات کو ایک معزز اخبار نے یوں دہرایا ہے -

ان ناگہانی حادثوں کا آغاز سب سے پہلے جزائر غرب الہند کے جزیرہ مارٹنیک میں ہوا کہ جہاں اسقدر زور شور سے زلزلہ آیا کہ ۷۰ برس گذشتہ سے ایسا زلزلہ نہ آیا تھا - ساتھ ہی اس کے آس پاس کے جزائر میں کچھ آتش فشانی ہوئی - اس کے پیچھے متحدہ امریکہ کے دریا مسی سپی کی وادی میں غضب ناک طوفان اور سیلاب آیا - پھر جاپان کے جزیرہ فارموسا میں دو مہینہ میں دو سخت ترین صدمات زلزلہ کے محسوس ہوئے - پھر فرانس کی کوریرز کی کان کوئلہ میں ایسا سخت ترین حادثہ گذرا کہ جس کی نظیر دنیا کی تواریخ کی ورق گردانی کرنے سے بھی نہیں ملتی -

فرانس کی کان کے مہلک حادثہ سے بچے ہوئے کان کن ابھی سطح زمین پر لائے بھی نہیں گئے تھے - کہ جنوبی اٹلی میں کوہ وسووئیس نے اپنی آتش فشانی اور شرر باری سے سینکڑوں جانوں اور لاکھوں روپے کے مال کو پامال کر ڈالا - کوہ سووئیس میں ایسی آتش فشانی اور شرر ریزی کئی صدیوں سے بھی نہیں ہوئی تھی اس آتش باری سے بظاہر نیپلز (کہ جو اٹلی کے خوبصورت ترین شہروں میں سے ہے -) خاک اور راکھ میں بالکل دبتا نظر آتا تھا - یکایک راکھ اور خاک کی بارش بند ہو گئی - اور شہر نیپلز کے باشندوں کو اپنی جانوں کے صحیح سلامت رہنے کی امیدیں بندھ گئیں - بمشکل اٹلی کے اس خوشنما ساحل کے خوبصورت شہر نیپلز کے صحیح سلامت ہونے کا یقین پختہ ہو جاتا کہ یکایک قدرت کے زبردست ہاتھ نے یورپ سے پھر امریکہ کے مغربی ساحل پر پہنچکر مغربی دنیا کے خوبصورت بندرگاہ شہر سین فرانسسکو کو زلزلہ اور آتش زدگی سے بالکل ویران کر دیا -

ان مسلسل حادثات اور مرگ مفاجات کی کچھ تشبیہ اگر ہو سکتی ہے تو پہلی صدی عیسوی کی تاریخ کے مطالعہ سے ہو سکتی ہے - اس صدی میں بھی کہ جس کو ۱۸ سو برس کا زمانہ گذر گیا - یورپ اور ایشیاء کوچک میں زلزلہ اور آتش فشانی کا سلسلہ کچھ عرصہ تک قائم رہا تھا -

سین فرانسسکو سے روزانہ دلخراش واقعات کے تار آتے رہتے ہیں - زلزلہ کے بعد شہر میں آگ کے نہ پھیلنے کے لئے اکثر درمیانی مکانات کو ڈائینامیٹ سے اڑا دیا گیا - لیکن آگ پھر بھی نہ بجھی سینکڑوں آدمی آگ کے شعلوں میں جلکر مر گئے بہت سے قیدی جیلخانہ میں جلکر مر گئے اور قید خانہ کی مصیبتوں کے سہنے سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گئے -

ساحل کے قریب جزیرہ ٹرمینل آئیلینڈ ایک فرحت افزا مقام تھا - سیر و تماشہ کے لئے سین فرانسسکو کے باشندے وہاں جایا کرتے تھے - سمندر کی ایک موج نے اس جزیرہ کو بھی غرق کر دیا - بھوکے اور پیاسے باشندوں کی گھبراہٹ اور مصیبت کا بیان نہیں ہو سکتا - تین لاکھ آدمی بے گھر اور بے خوراک ہیں - گورنمنٹ امریکہ نے سامان خوراک اور رسد آس پاس کے اضلاع سے خرید کر کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے بھیجنے کا بندوبست کیا ہے -

سین فرانسسکو کے ڈاکخانہ کے ملبہ کے نیچے گیارہ کلرک بیہوش نکالے گئے - یہ سب کلرک زندہ تھے انکو تین دن تک نہ پانی ملا نہ انہوں نے کھانا کھایا - گھاٹ آگ لگنے سے محفوظ رہا -

۲۴ - اپریل کو بارش خوب برسی جس سے سین فرانسسکو کی آگ بجھی لیکن ہزارہا بے خان و مان جو میدان میں سوتے ہیں - انکو اس بارش سے سخت تکلیف ہوئی - ۱۲ میل عرض اور ۱۵ میل کے طول میں شہر بالکل خاکستر ہو گیا - ۲۴ - اپریل کو زلزلہ کے پھر کئی صدمے محسوس ہوئے -

اب ریل سین فرانسسکو تک آنے لگی - اور آگ کے بجھ جانے سے باشندے بھی واپس آ رہے ہیں - ابتک ۵۰۰ نعشیں نکالی جا چکی ہیں - لائق لائق مبصروں کا بیان ہے کہ نوّے کروڑ روپے کے مال کا نقصان سین فرانسسکو میں ہوا ہے -

نیویارک کے باشندوں نے نوّے لاکھ روپے سین فرانسسکو کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے جمع کئے -

گورنمنٹ کناڈا نے تین لاکھ روپے مصیبت زدگان کی امداد میں دینا منظور کیا -

گورنمنٹ امریکہ نے ۴۵ لاکھ روپے مصیبت زدوں کی امداد میں اور دینے منظور کئے - جیسا کہ سخت واقعہ سین فرانسسکو میں گذرا ایسا مہلک آجتک امریکہ میں نہیں گذرا تھا -

جاپان کی رڈ کراس سوسائٹی نے ایک ہسپتال کا جہاز اور بہت سی نرسیں مضروب آدمیوں کی تیمارداری کے لئے سین فرانسسکو روانہ کیں -

فطرتی مذہب کا مقابلہ کیسے ہوگا؟ اسلام کے پاک اور امن بخش اصول تعدد ازدواج پر نکتہ چینی کرنے والے عیسائی غور کریں کہ انگلستان کے فوجداری جرائم کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ سال گذشتہ میں وہاں صرف ایک فوجداری جرم میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے یعنے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا - سال گذشتہ میں ۱۴۸ ایسی شادیاں ہوئیں جو اس سے پہلے سال میں صرف ۱۱۲ تھیں اب قابل غور یہ بات ہے کہ جس حال میں انگلستان ایسے ملک میں جہاں ایک سے زیادہ شادیاں کرنا مذہبی اور قانونی جرم ہے اس خطرناک سیلاب کے سوا جو بدکاری اور فسق و فجور کا بہ رہا ہے یہ بند نہیں رک سکتا - تو کیا تجربہ نہیں بتاتا کہ یہ فطرتی مذہب کا اصول صحیح ہے اب اسکا مقابلہ نہیں ہو سکے گا - اور وہ دن قریب ہے جو کلیسیا فیصلہ کر دیگی - کہ ایک سے زیادہ شادیاں جائز ہیں - گذشتہ ہفتہ کے نوافشاں اخبار میں پادری ٹھاکرداس نے بھی اس سوال کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کر کے اسے چھیڑا ہے -

لکل قوم ھاد معزز ہمعصر زمیندار نے اپنے اخبار کے کسی گذشتہ نمبر میں لکل قوم ھاد اور ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کے مواقف یہ رائے ظاہر کی تہی کہ

"ہمارے اعتقاد میں بلکہ قرآن مجید کی رو سے ہر ایک قوم اور ملک میں ایسے ہادی اور مصلح گذرے ہیں جنہیں پیغمبر یا مجدد کا رتبہ دیا جا سکتا ہے - پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم مہاراجہ رامچندر مہاراجہ کرشن اور اسی طرح یونان کے مصلح بقراط یا بدھ کو پیغمبر اور ملہم من اللہ نہ مانیں"

اسپر جہلم کا ایک اخبار اس عقیدہ کو خلاف اسلام قرار دیتا ہے اور خبط ٹھیراتا ہے اسپر معزز ہمعصر وکیل نے اسے قابل قدر جواب دیا ہے - کہ

"اسکو یہ معلوم نہیں کہ اسلام میں یہ کوئی نیا خیال نہیں ہے - سلف کے محققین اسقدر تنگ خیال نہیں تھے - شیخ الاشراق شہاب الدین مقتول جو فلسفہ اشراق کے سرخیل اور حکماء اسلام میں ایک بے نظیر محقق تسلیم کئے جاتے ہیں زردشت کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں - حضرت مرزا مظہر جان جاناں جس پایہ کے صوفی ہیں اوسکا اندازہ تذکروں کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے - انہوں نے اپنی ایک طول طویل تحریر میں وید کے الہامی ہونے کو تسلیم کیا ہے اور ہندو ازم کے بانیوں کو ملہم من اللہ قرار دیا ہے - قرآن جب مدعی ہے کہ ہر قوم میں انبیاء اور ہادی بھیجے گئے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ہند اور ایران کے ہادیوں کو ملہم تسلیم کرنے سے ایڈیٹر سراج الاخبار کو کیوں ضیق ہوتا ہے یہ کون کہتا ہے کہ ان ہادیوں نے واقعی آتش پرستی اور شرک و بت پرستی کی تعلیم دی تھی یہ سب توحید کے معلم تھے مگر اپنے مخاطبین کی عقل و فہم کے مطابق اونہوں نے جو پیرایہ تعلیم اختیار کیا تھا - اوس نے ایک زمانہ کے بعد لوگوں کو دھوکہ میں ڈالدیا - مرور زمانہ سے تعلیم میں تحریف ہو گئی - غلط فہمیوں میں لوگ مبتلا ہو گئے - اور شرک و بت پرستی کے خیالات حاوی ہو گئے -"

شیخ احمد کا مقبول ہے اور وہ میرا مقبول - اور جو میرا مردود ہے وہ شیخ احمد کا مردود - اور جو شیخ احمد کا مردود وہ میرا مردود ہے - اور میرا دو مقرا کا مردود - دیکھئے میر نعمان کا مردود و مقبول + خدا کا مردود و مقبول ہے -

سنت نبوی کی متابعت کی تاکید - مفصلہ ذیل فقرات پڑھ کر اپنے اعمال و افعال و وظائف اس پر عرض کرو - اور خود ہی سوال کرو کیا یہ وظائف اس خاتم الرسل صلعم نے اپنے صحابہ کرام کو بتائے کیا یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کا وظیفہ بھی بتایا - یا کم از کم یہ کہ یا محمد رسول اللہ شیئاً للہ - اقسوس تم لوگ حضرت شاہ غلام علی صاحب کی ... پر ... کرتے چنانچہ آپ لکھتے ہیں ایک ... کہنا یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ - الہام ... کہو یا ارحم الراحمین شیئاً للہ - اس کی تاویلات باطلہ کیوں کرتے ہو - اچھا سنئے وہ فقرات -

(۱) - اتاکم الرسول فخذوہ پر عمل کرو -
(۲) سنت نبوی کو دانتوں سے پکڑنا چاہئے -
(۳) امتثال یک حکم از احکام شریعہ در ازالہ ہوائے نفسانی بہتر است از ریاضات و مجاہدات ہزار سالہ کہ از نزد خود کردہ شود (خدا نا لو سے زبان لگا کر ذکر - وقوف قلبی - تصور پیر - حبس نفس کی سند تو دکھائیے کیا نبی کریم نے ایسا کیا یا سکھلایا) بلکہ این ریاضات و مجاہدات کہ بمقتضائے شریعت غرا واقع نشدہ اند موید و مقوی ہوائے نفسانی اند (۴) ریاضات جو موافق شریعت نیستند بے اعتبار و خوارند -
(۵) وَالْزَم مُتَابِعَۃ الْمُصْطَفٰے - (۶) الطُّرُقُ کُلُّهَا مَسْدُوْدٌ اِلَّا مَنِ اقْتَفٰی اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ - ہمارے بعض بھائی تو زیارت قدم شریف بھی کر دیکھتے ہیں مگر سنو! حضرت شاہ غلام علی صاحب کیا فرماتے ہیں - سنگے بر آن نقش قدم ساختہ گویند کہ نقش قدم پیغمبر است بت است - ہائے مسلمانی و توحید وائے بادشاہی و متابعت اسلام کجا شد - این بت پرستی موقوف نمائید - یہ ان قوموں کے بارے میں ارشاد ہے جو اسلامی بادشاہوں کے عہد میں تھے اور اب تو خورد و کلان جانتے ہیں کہ بزاکر لاتے ہیں - قصہ کوتہ عبادت وہ کرو جو رسول اللہ صلعم نے کی - ذکر کرو مگر واذکروہ کما ھداکم کے موافق جیسا نبی کریم صلعم نے خود کیا - میں خمیسہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ذکر اللہ نماز فرمائی - حضرت مرزا جان جانان فرماتے ہیں ہر عمل کی کیفیت علیحدہ ہے اور جامع کیفیات نماز ہے کہ متضمن انوار اذکار - تلاوت تسبیح - درود - استغفار ہے اور سب سے صحیح اور اصل حال کہ قرن اول کے مشابہ ہونا ذہین حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کماحقہ ادب سے ادا کیا جائے + اور اس قسم کے اقوال کہ نماز سے سوا کھڑا ہونے کے اور روزہ سے سوا بھوکا مرنیکے کچھہ نہ پایا - جو بایزید بسطامی سے منسوب کئے ہیں ایک افترا ہے جس سے ایمان سلب ہونیکا خوف ہے -

ہمارے حضرت کی مسجد کو مسجد اقصیٰ سے تشبیہ - دیکھئے امام ربانی لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی مسجد میں شریعت اترتے دیکھی اور قبر کی نسبت سنئے - خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں روضۂ متبرک کہ قبر آنحضرت در آن است از ریاض جنت میفرمودند مبشر شدہ ام باآنکہ اگر از یک مشتے خاک آن روضۂ متبرہ در قبر شخصے باندازند - امیدوار رہائے عظیم - فَکَیْفَ مَنْ دُفِنَ فِیْهَا -

اہل اللہ کو دنیا کے فرزندوں سے تکلیف پہنچنا - کئی نادان کہتے ہیں مسیح یا مہدی ہے تو پھر اپنے دشمنوں کو فوراً گرفتار کیوں نہیں کروا دیتا - یا ان کے شر سے بچنے کے لئے اسباب ظاہری سے کیوں کام لیتا ہے - میں کہتا ہوں - امام ربانی مجدد الف ثانی کی اب مقبولیت تو اس درجہ ہے کہ وہ بعض لوگ زیارت قبر کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر اسوقت کے بادشاہ نے تو آپ کو قید ہی کروا دیا تھا غرض کہ اولیاء الرحمن کو دنیا کے فرزندوں نے ہمیشہ سے دکھہ دیا ہے اور شپرہ چشم چشمۂ آفتاب کے دیکھنے سے معذور رہے ہیں پس ان کی شہادت کی بنا پر کسی کو صادق کاذب نہیں ٹہیرا سکتے - اولیاء اللہ کو جو ابتلا ہوتے ہیں انمیں ان کی شان بڑھتی ہے درجات ملتے ہیں اور جماعت منکرین کی تباہی ہوتی ہے - چنانچہ آپ فرماتے ہیں "درصورت غضب کہ بدوستان عطاے فرمایند خرابی جماعت منکر است" کون کہتا ہے کہ آپ کی خلاصی کے لئے تمام تدابیر سے کام نہیں لیا گیا ضرور لیا گیا مگر اللہ کی مرضی یہی تہی - جو کہ پوری ہو کر رہی -

کرشن وغیرہ کا نبی ہونا — خود امام ربانی نے فرمایا ہے کہ ہندوستان میں بھی انبیاء گذرے ہیں اگر چاہوں تو ان کا مکان وجگہ وقبر بتا دوں - پھر آپ کا فرمانا کہ امام مہدی کی نظر سے یہ سب کتابیں گذرینگی" اس بات پر دال ہے کہ مہدی علیہ السلام نے ہندوستان ہی میں مبعوث ہونا تہا -

حضرت اقدس امام ابو حنیفہ کے بالکل تابع کیوں نہیں - اجی جناب کلمہ پڑھیں نبی کا اور تابع ہوں کسی اور کے - کیا ان کا معصوم ہونا نص صریح سے ثابت ہے کیا وہ یخطی و یصیب کے زمرے میں نہیں - امام ربانی کو بھی ایک حصہ حق شافعی کی طرف نظر آیا - پھر یہ بھی فرمایا - بعد از رسیدن مرتبہ اجتہاد تقلید ابی حنیفہ خطا است صواب در متابعت رائے خود است -

غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا - دیکھو شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلہ کے پیر فرماتے ہیں دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ کر دل خوش نہیں ہوتا اور حقیقت صلوۃ کا فیض نہیں آتا -

چودہویں صدی کے مسیح یعنی مجدد الف آخر کی سب مجددوں پر فضیلت - یہ فضیلت اسی دلیل سے ثابت ہے جس سے مجدد الف ثانی کی فضیلت دیگر مجددان ماسبق پر ہے نیز دو امر میں آپ میں ایسے پاتا ہوں کہ آج تک کسی ولی کسی مجدد میں پورے طور سے کماحقہ نہیں پائے گئے - ایک تو یہ کہ جس قدر مخالفت آپ کی ہوئی اور پھر نہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں سے بلکہ تمام مذاہب سے ایسی کسی مجدد یا ولی کی نہیں ہوئی یہی آپ کی شان کے ارفع و اعلے ہونے کی سب سے بڑی بھاری دلیل ہے - چنانچہ ہمارے نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ میں کل نبیوں سے زیادہ دکھہ دیا گیا ہوں - ایسا ہی یہ خاتم الاولیاء و الخلفاء کل خلفائے و اولیاء امت محمدی سے زیادہ ستایا گیا اور اسی کا زیادہ مقابلہ کیا گیا پھر آپ کی پیشگوئیوں اور معجزوں کے پورا ہونے میں جتنی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں آپ سے پہلے کسی ولی کی پیشگوئی یا کرامت میں نہیں ڈالی گئیں - آپ جو پیشگوئی کرتے ہیں اسکو ... قبل از وقت ہزاروں لوگوں میں شائع کرتے ہیں اور للکار کر کہتے ہیں اگر تم سے ہوسکتا ہو تو اس نشان کو پورا ہونے سے روک لو مگر کوئی ہے جو روک سکے ہرگز نہیں - پھر یہ پیشگوئیاں اور معجزات اسلام کی حقیقت ثابت کرنے کی غرض سے ہوتے ہیں نہ ان ولیوں کی طرح اپنے مریدوں کی حاجت برائی کے طور پر بطور معمول - یعنی آپ کا ہر فعل اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہے اور مخالفین پر حجت قایم کرنے کے واسطے نہ کہ صرف بطور پیری مریدی - دوسرا بین فرق یہ دیکھتا ہوں کہ اسوقت تمام طریقوں پر نظر کرو - قادری - سہروردی - چشتی وغیرہ وغیرہ سب میں نماز کے سوا کچھہ ایسے وظائف ہیں جنکی نسبت یہ ثابت کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے کہ نبی صلعم نے بھی کسی کو بتائے - شیخ سعدی نے کیا اچھا فرمایا ہے -

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

ایک یہی جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے جس نے ایک ذرا بھی کوئی وظیفہ یا طریقہ ذکر اللہ نہیں وضع کیا اور اپنے تئیں متابعت رسول مقبول میں فنا کر دیا ہے - کوئی ہے جو احمدی فرزند میں کسی بدعت کا ثبوت دے سکے یا ایسے ہی مطالب کے لئے وہ طریقے وضع کئے گئے ہیں وہ اس فرقہ کو سب سے بڑھکر حاصل ہیں - کتنے ہیں جو الہامات و کشوفات سے مشرف ہیں اور کتنے ہیں جو تقرب الی اللہ کا ثبوت اپنے خیالی پلاؤ سے نہیں بلکہ عمل سے دے رہے ہیں! بے شک ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مجدد صاحب نے اکثر بدعات کا جو سلسلہ نقشبندیہ میں تہیں قلع قمع کر دیا یا کم از کم اپنی جماعت کو ان سے بچا لیا - مگر پھر بھی جو کسر رہ گئی تہی اسی مسیح موعود نے پورا کر دیا - وجہ یہ ہے کہ مجدد صاحب پر آفتاب نبوت کا پرتو اتنا ہی پڑا جتنا دسویں کے چاند پر پڑتا ہے - مگر اس چودہویں کے مجدد پر مہر رسالت کا پرتو ٹھیک ایسا پڑ رہا ہے جیسے چودہویں کے چاند پر کامل طور سے پڑا کرتا ہے - یہی وجہ ہے کہ یہ سب سے زیادہ متابعت رسالت پناہ میں فنا ہے - اور اس نے نہ صرف فروعات سے بدعات کو نکالا ہے - بلکہ اصول دین میں جو بدعات تہیں مثلاً مسیح کو شریک فی صفات اللہ ٹھہرانا ان کو بھی دور کر دیا - فالحمد للہ علی ذالک - امید ہے میرے واجب التعظیم نقشبندی بھائی غور سے اس تحریر کو پڑھینگے - کیونکہ وہ مجدد الف ثانی کے کلام سے اس کا ثبوت پا سکتے ہیں -

والسلام علے من اتبع الھدیٰ

(لکل آف گوئیکے)

درخواست دعا

چودہری چراغ دین صاحب امیدوار قانونگوئی حلقہ میکھو وال ضلع ہوشیارپور ناظرین الحکم سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں امتحان قانونگوئی کا دینا ہے - دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجکو کامیاب کرے - آمین ثم آمین -

اطلاع

اب بہر اکثر دیکھا جاتا ہے - کہ خریداران خط و کتابت میں نمبر خریداری نہیں دیتے جسکی وجہ سے رجسٹر میں نام تلاش کرنے سے بہت وقت ضائع ہو جاتا ہے اگر خریداران توجہ کریں اور نمبر خریداری لکہا کریں تو یہ دقت آسانی سے رفع ہوسکتی ہے - امید ہے کہ احباب توجہ کریں گے -

محرر دفتر الحکم -

مُراسلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مکرمی و مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میرا یہ خط جو بنیے ہموطن آریان ڈلوال کو لکھا ہے اپنی اخبار گوہر بار مین درج فرماکر مشکور فرماوین -

بخدمت جناب ماسٹر ہری چند و لکھیداش وغیرہ آریہ صاحبان ڈلوال - تسلیم آپ نے مجھے کتاب ستیارتھ پرکاش مطالعہ کے لئے مرحمت فرمائی مین آپ کی اس خیرخواہی کا احسانمند ہون سچی دوستی اور رفاقت کی یہی نشانی ہے کہ جہان انسانکو حق نظر آوے اس کی طرف اپنے دوست اور رفیق کو بھی رہنمائی کرے - جہانتک میری سمجھ اور لیاقت ہے بنے کتاب مذکورہ کو غور سے پڑہا اور ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ پر عمل کرکے چند اوراق بطور تحقیق آپ لوگون کیخدمت مین پیش کئے جواب آپ نے لکھا ذیل مین درج ہے - "مہربان خوش رہو آپ کی کاپی بجواب ستیارتھ پرکاش کو بنے پڑہا اگر آپ حقیقت مین حق کے متلاشی ہیں اور ضرور سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرنا چاہتے ہین تو کم از کم مین آپ سے یہہ التجا کرتا ہون کہ ضرور اس کاپی کو چھپوادین تا کہ عام لوگ اس سے لابہ اٹھاوین اگر آپ کی یہ منشا نہ ہو تو آریہ سماج ڈلوال کو تحریری چیلنج دو اور خاص ایک تاریخ مقرر کرو مگر شرط یہہ ہے کہ جو آدمی مباحثہ کیواسطے ہم کہیں جگہ سے منگوائین گے اسکے نصف خرچ کے آپ ذمہ وار ہون گے - آیندہ آپکی جیسی مرضی ہو - دستخط انگریزی میں ماسٹر ہری چند سکرٹری آریہ سماج ڈلوال" اسلئے ان اوراق کا خلاصہ حسب تحریر آپکے اس خط میں درج کرتا ہون - آپ اخبار الحکم میں جو آپکے مشن سکول مین منشی جیون خان مدرس کے نام جاری ہے ملاحظہ فرماکر جواب سے اطلاع بخشیں - میرے دوستو آجکل اہل اسلام اور آریہ سماج کا باہم قلمی جنگ شروع ہے - ایک دوسرے کی تردید میں سینکڑون کتب اور رسائل شائع ہو چکے اور ہو رہے ہیں علماء فریقین اپنے اپنے مذہب کی تائید میں بہت کچھ دلائل بیان کر چکے اور کر رہے ہیں آپ اس موجودہ حالت کو دیکھ کر اس عاجز کی نسبت یہہ خیال نہ فرماوین کہ شاید تقلیدی طور پر ہماری) دل آزاری کے لئے کسی اپنے ہم مذہب مولویون کے اعتراضات کو پیش کرنا چاہتا ہے - نہیں منترو میں تحقیقی طور پر محض نیک نیتی سے آپ کی خیرخواہی کرتا ہون مجھے ہرگز آپ کی دل آزاری منظور نہیں اور نہ آپ کے مذہب کی توہین کرنا میرا مقصد ہے - آپ میرا یہ خط نارجیت کے خیال سے نہیں بلکہ انصاف اور حق طلبی کی نظر سے بغور پڑہین - مین آپ سے تسلیم کرتا تہا کہ ستیارتھ پرکاش ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے اور اس کے مؤلف سوامی دیانند جی نہایت اعلٰے درجہ کے منصف مزاج اور غیر متعصب انسان ہیں وید کے معانی اور مطالب سے خوب واقف اور اسپر عملدرآمد کرنے والے ایک بزرگ آدمی ہیں لیکن "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" ستیارتھ کے مطالعہ نے اس شنید کی غلطی کو مجہیر اچھی طرح کہول دیا ہے - سوامی جی کی تصنیف سے صاف ظاہر ہے کہ نہ وہ کسی ایک مذہب کے پابند ہیں نہ تعصب سے خالی نہ وید کے پیرو نہ اسکے بلاغ معانی کے مالی - بلکہ سوامی جی کا یہ دہرم ہے کہ دشمن کی زد سے بچنا چاہئے خواہ زبان کچھ بولے اور دل مین کچھ ہو جناب کے نزدیک انسان کو دو قسم کا اعتقاد رکہنا چاہئے ایک ذاتی دوسرا عارضی نہین تو دشمن کے مقابلہ میں شکست ہوگی یہی ایک حربہ ہے جسکو لیکر سوامی جی میدان مین نکلے اور ہر قسم کے دشمنون کو ڈرانا چاہا اس امر کا ثبوت ذیل کے چند نظائر میں ملاحظہ فرماوین -

سوامی جی مخالفین کے اس اعتراض سے (کہ وید اگر ایشور کی کلام ہے تو شودر کو اس کے پڑہنے سے کیون روکا گیا کیا براہمنوں سے پرماتما کا کوئی رشتہ ہے) اپنے آپ کو اسطرح بچاتے ہیں - "کہ جیسے پرماتما نے آگ پانی ہوا وغیرہ سب کے واسطے بنائی ہیں اسیطرح ویدون کی روشنی بہی سب کے واسطے ظاہر فرمائی" ستیارتھ ص۹۷ شودر کے لئے وید پڑہنا جائز ہے - براہمن کی نسبت ستیارتھ ص۱۷۱ مین یون تحریر فرماتے ہین "جو سب ورنون مین پورا عالم دہرم پر چلنے والا اور سب کی بہلائی چاہنے والا اسکو برہمن کہتے ہیں" یہہ تو ہوا سوامی جی کا ذاتی یا عارضی اعتقاد جو مجبورًا انہیں اختیار کرنا پڑا - بیرونی دشمنون کے حملہ سے بہاگ کر اس تاویلی قلعہ مین پناہ لی مگر آگے اندرونی دشمن سوامی جی کی اس چال سے ناراض ہو کر جنگ وجدال کو تیار بیٹھے ہیں - پہران سے بہی اپنی جان کا چہڑانا ضروری سمجہا کیونکہ وہ لوگ سوامی جی کے برخلاف اس بارہ میں بہت کچھ دلائل کا ذخیرہ اپنے پاس موجود پاتے ہیں - چنانچہ منوسمرتی (جس کی نسبت سوامی جی ستیارتھ صفحہ ۷۴ مین یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ "دہرم کی بنیاد چار چیزین ہیں - تمام وید - منوسمرتی - اور رشیون کے تصنیف کئے ہوئے شاستر - نیک آدمیون کے چلن اور جس کام کرنے میں اپنا آتما خوش رہے -) ستیارتھ ادہیا ۸ شلوک ۲۷۵ مین ہے کہ اگر موہمن کسی شودر کو وید پڑہتا ہوا سن پاوے تو اسکے کانون مین پگہلا ہوا سکہ اور جلتی ہوئی موم ڈالی جائے اگر وہ اس کی عبارت کو پڑہے تو اس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہئے اگر وہ اسکو حفظ کرے تو اس کی سزا یہ ہے کہ ان کا جسم چاک کرکے اسکا دل نکالا جائے - اب اگر سوامی جی منوسمرتی سے انکار کریں تو ان کے دہرم کی بنیاد گرتی ہے اسلئے سوچا کہ عیسائی مسلمان وغیرہ تو مجھے منوسمرتی کے جعلی قرار دینے اور شودر کو وید پڑہنے سے ادہی تصور کرینگے مگر کیا ہرج ہے ان کو جواب بہی تو دے چکا اپنے سناتنی بہائیون کی روک کرنی چاہئے اسواسطے ستیارتھ ص۱۱۷ مین ہر ورن کے فرائض کو بیان کیا کہ کشتری اور ویش کا چوتہا فرض وید وغیرہ شاسترون کا پڑہنا ہے اور شودر کا ایک ہی فرض ہے - خدمت کرنا اور بس ایسا ہی ستیارتھ ص۲۵۵ میں شودر کا کام میں مصروف رہنا فرض لکہا ہے اور صفحہ ۲۷۴ میں ہے کہ اگر برہمن وغیرہ ورنون کے عورت مرد کہانا پکانے میں لگے رہیں تو علم وغیرہ کی ترقی نہیں ہو سکتی" ص۱۱۷ شودر کو چاہئے الخ کہ برہمن کشتری ویش کیخدمت حسب مناسب کرے الخ شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے" اب دیکہو سوامی جی نے اپنے بہائیون کو بہی راضی کر لیا اور خاصے سناتنی بن گئے - کیونکہ شودر اگر اپنا فرض چہوڑ کر وید پڑہنے لگے تو پاپی اور گنہگار سمجہا جاوے گا - ادہر برہمن وغیرہ سے کہانا پکانے کے باعث تعلیم وید ناتھ سے چلی جاویگی اسلئے سوامی جی نے منوسمرتی کے فتوے کو جائز سمجہا اور یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام پر عمل کرکے اپنی خلاصی کرالی لیکن چیلون کو مشکلات میں پہنسا دیا لہذا میرے دوستو آپ لوگون کو غور کرنا چاہئے کہ جب آگ پانی ہوا وغیرہ کی طرح پرماتما نے وید کی روشنی بہی سب کے واسطے ظاہر فرمائی ہے اور جو سب ورنون یعنے برہمن کشتری ویش شودر مین پورا پورا عالم ہو وہی برہمن ہے تو پہر شودر کے لئے وید کا پڑہنا کیون فرض نہیں اور تعلیم انسان کیونکر عالم ہو سکتا ہے کیا آپ اتنا نہیں سوچتے کہ شودر کو تو اپنی تمام عمر اسی خدمت میں صرف کرنا فرض ہے اس سے تو سوامی جی کا یہہ قول (کہ جو سب ورنون میں پورا پورا عالم ہو وہی برہمن ہے) باطل ہو جاتا ہے علاوہ اسکے دیکہو ستیارتھ ص۲۱۵ طرفین کی گواہون کی کثرت رائے سے گواہ برابر ہون تو بموجب گواہی نیک اوصاف کے اور دونون کے نیک اوصاف گواہ برابر ہون تو بموجب گواہی اعلٰے دوج کے انصاف کرے" اس سے صاف ظاہر ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی نیک عالم دہرم پر چلنیوالا ہو پہر بہی وہ اعلٰے ورن کے آدمی - برابر نہین ہو سکتا اور نہ اس کی شہادت اپنے مساوی الاعمال آدمی کی شہادت سے درجہ میں اعلٰی ہو سکتی ہے یہان کیون نہ شہادت کا مدار نیک اعمال پر رکہا اور کیون اعلٰے دوج کو ترجیح دی اور کیون نہ سوامی جی نے اپنے جعلی معنون کا لحاظ کیا - اچہا آگے چلو دیکہو ستیارتھ ص۲۵۷ کہانے اور نہ کہانیکی چیزین دو قسم کی ہوتی ہیں ایک دہرم شاستر کے مطابق اور دوسری ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق مثلاً دہرم شاستر مین لکہا ہے دوج یعنی برہمن کشتری اور ویشون کو ناپاک یعنے بول و براز وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے ساگ پہل مول وغیرہ نہ کہانے چاہئیں" تو صاحب آپ کے پرماتما کو تو صرف دوج کا خیال ہے شودر بیشک ناپاک اور گندی چیزین کہا کر ایشور کا شکریہ ادا کرین جو اسپر مفید اور مفید اشیاء کے بچانے کا بوجہ نہین ڈالا ہم حیران ہیں - کہ ہمارے آریہ دوست کیون ایسے شخص کے پیچہے اپنے قدیمی مذہب کو چہوڑ بیٹھے ہیں - جسکے اعتقاد کا یہہ حال ہے کہ کہین تو یہہ لکہہ مارا کہ شودر کو وید پڑہنا جائز ہے (دیکہو ص۹۷) اور پرماتما نے آگ پانی ہوا وغیرہ کی طرح وید کی روشنی بہی سب کے لئے ظاہر فرمائی اور جو پورا پورا عالم دہرم پر چلنے والا ہو وہی برہمن ہے اور کہین یون تحریر کر دیا کہ شودر تو صرف خدمت کیواسطے ہے اور وید کا پڑہنا اسکو جائز نہیں اور علم اور دہرم پر چلنے سے کوئی برہمن ہو سکتا ہے بتائے سوامی جی کے کس قول کو جہوٹا اور کس کو سچا مانا جاوے ہمارے دوستو اسجگہ آپکے لئے ایک اور سخت مشکل ہے جس سے آپکو دہرم رکہنا دشوار ہے - وہ یہ کہ ستیارتھ ص۲۵۵ میں آپکے سوامی جی فرماتے ہیں دو دوج رسوئی شودر کی ہاتہہ بنائی کہاوین تاکہ برہمن کشتری و ویش ورن والے عورت مرد علم پڑہانے وغیرہ میں مصروف رہیں" اول تو شودر ناپاک اشیاء کا استعمال کرنے والا ہے آپکے دہرم شاستر سے اسکو سند مل چکی ہے دوسرا ستیارتھ ص۲۱۷ میں ہے کہ جو شخص دہرم کو معدوم کرتا ہے اسی کو عالم لوگ ورشل یعنے شودر اور نیچ جانتے ہیں" اور سوامی جی کی نزدیک موتی بنانیوالے اور کہانیکو چہونے والا کا اثر اس رسوئی اور کہانے میں بہی پایا جاتا ہے چنانچہ ص۲۵۶ میں لکہتے ہیں "کہ مسلمان و عیسائی وغیرہ شراب و گوشت کہانیوالون کے ہاتہہ کے کہانیں آریون کو بہی

شراب اور گوشت وغیرہ کے کہانے کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے" پس نیچوں جاہلوں ادہرمیوں کی بنائی ہوئی رسوئی کے کہانے سے برہمن کشتری ویش کو بہی نیچ پنہ - جہالت بے ایمانی وغیرہ بری خصائل کا عیب لگ جائیگا اب سوامی جی نے سمجہا کہ اسطرح تو بیشک اپنے معتقدونکے دہرم کا خاتمہ کردیا اسلئے اپنی عادت کے موافق غمگین چیلوں کو خوشخبری سناتے ہیں " جسطرح عمدہ چیزون کے کہانے پینے سے براہمنوں اور براہمنی نے جسم میں بدبو وغیرہ نقصوں سے پاک رج و بیریہ (حیض ومنی) پیدا ہونے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسمون مین نہیں ہوتے الخ اسلئے براہمن وغیرہ اعلی درنون کے ہاتہہ کا کہانا چاہیئے ،، دیکہو صـ۲۶۱ پہلے تو سوامی جی نے یہہ فرمایا کہ براہمن وغیرہ کو شودر یعنے نیچ کی بنائی ہوئی رسوئی کہانی چاہیئے تاکہ تعلیم میں ہرج نہو پہر تو بدلتے ہیں نہیں شودر کے ہاتہہ کا پکایا ہوا کہانا برہمن کو بہی شودر بنادیگا اسلئے اعلے درنون کے ہاتہہ کا کہانا چاہیئے اسطرح تعلیم میں ہرج تو ہوگی لیکن کیا کرین ایک ہی بات ہوسکتی ہے یا ناپاک کہانا کہائین یا دید پڑہیں دو دو اور چیزیں یہہ نہیں ہوسکتا اے ہمارے ہموطن آریہ صاحبان اگر آپکو وید کی یہہ تعلیم منظور نہیں کہ ویدنے برہمن کی کیون رعایت کی یہ تو الہی قانون کے برخلاف ہے تو اس کچہ مذہب کی تلاش کرو جو اس نقص سے پاک ہے - بیہودہ تاویلوں اور جہوٹے عذرون سے بجز ندامت اور شرمندگی کے کچہہ حاصل نہیں عذر نامعقول ثابت مکند الزام را - آپ جانتے ہو اگر ستیارتہہ پرکاش میں واقعی حق کی روشنی ہوتی تو اسمیں اسقدر اختلاف کیون ہوتا آپ تو لکہے پڑہے ہیں ان باتو نپر غور کرو آپ کے وید تو فرمادیں کہ برہمن منہ سے کہشتری بازو سے ویش ران سے شودر پاؤن سے پیدا ہوا (دیکہو یجر وید کے اکتیسویں ادھیا کا گیارہوان منتر) اس منتر کی آپ خواہ کچہہ تاویل کرین اتنا تو ثابت ہے - کہ ذاتین چار ہیں مگر آپکے سوامی جی ستیارتہہ صـ۲۱۶ میں لکہتے ہیں " کہ ذاتین دو ہیں ایک آریہ یعنے عالم دوسری دسیو یعنے جاہل" جو عالم دہرم پر چلنے والا ہو وہ برہمن ہے جاہل اوہری کو شودر کہتے ہیں ہم پوچہتے ہیں کہ پہر کہشتری ویش کا وجود کہان سے آگیا اور یہہ چار ورن کیون ٹھہرا رکہے ہیں برہمن اور شودر کے یہہ معنے کرنیمیں تو سوامی جی نے وید شاستر کی پرواہ نہ کی چار کے دو بنادیئے مگر ان پیدایش میں ویدونکی حمایت اور پردہ پوشی کی یون کوشش کرتے ہیں " مطلب اس منتر کا یہ ہے کہ پرمیشور کی خلقت مین منہ کے مانند سردار افضل ہو وہ براہمن جسمیں توانائی زیادہ ہو وہ کہشتری اور

سب ملکون مین رانونکی طاقت سے آوے جاوے - سفر کرے وہ ویش اور جو پاؤنکے عضو کے مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو وہ شودر ہے" ماسٹر ہری چند جی آپ اس کا مطلب سمجہائیے کہ مراد سرداری اور فضیلت سے کیا ہے آیا جو مخلوق مین حکومت کے سبب افضل سردار ہے - یا علم عمل کے رو سے بصورت اولی دیانتداری معنے باطل ہوگئے نیز معلوم ہوا کہ عیسائی بڑے اعلے درجہ کے برہمن ہیں جو تمام آریہ پر حکومت کررہے ہیں (خفا نہ ہونا حکومت نیک عمل کا نتیجہ ہے جس سے ظاہر ہوا کہ عیسائی ضرور برہمن ہیں کیونکہ برہمن . . . .

ہی ویدونکے پورے عالم اور عامل ہوتے ہیں جبکا ثمرہ بہوگ رہے ہیں) بصورت ثانی جب کوئی آدمی ویدون کا پورا عالم ہو اور اسمیں توانائی اور طاقت بہی ہو تو وہ کون ہوا برہمن یا کہشتری اگر کہو برہمن تو ٹھیک نہیں کیونکہ آپ کے پیشوا کا قول ہے جسمیں توانائی ہو وہ کہشتری ہے اگر کہو کہشتری تو یہہ بہی غلط ہے سوامی جی ویدونکے عالم کو برہمن کہتے ہیں ایسا ہی ویدون کا پورا عالم عامل جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں آوے جاوے وہ کون ہوا برہمن یا کہشتری یا ویش یہ تو ظاہر ہے کہ رانوں کی طاقت کی بغیر چلا نہیں جاتا اسلئے اسکو برہمن کہشتری ویش کہنا پڑا برہمن اسلئے کہ وید کا عالم ہے کہشتری اسلئے کہ صاحب طاقت و توانائی ہے ویش اس لئے کہ رانو کی طاقت سے دوسرے ملک میں پہنچا اس مطلب سے تو شودر کو بہی کہشتری ویش کہہ سکتے ہیں کیونکہ سوامی جی نے خدمت کا کام شودر کے سپرد کیا ہے اگر اسکی بازو ران میں طاقت نہ ہوئی تو وہ خدمت کیا کرے گا لولے لنگڑے تو خود خدمت کے محتاج ہیں پس برہمن کہشتری ویش شودر میں کوئی تمیز نہ رہی ہان ایک طرح تمیز ہوسکتی ہے فرض کرو چار شخص ہیں ہمکو ان کی ذات پات کی خبر نہیں ہم انکو دیکہہ کر جہگڑے میں پڑ گئے کوئی برہمن کو شودر بناتا ہے اور شودر کو برہمن تنے مین سوامی جی کے اس منتر کا مطلب بطور حکم کے تشریف لاکر فرمانے لگے کہ انمیں جسکا جسم بالکل کمزور ہے نہ بازؤن مین طاقت نہ ران میں توانائی مگر قوم کا سردار ہے یہہ تو برہمن ہے اور وہ جسکا اوپر کا جسم بازو وغیرہ تو خوب طاقتور ہے مگر ران وغیرہ مفلوج ہیں جنمیں حس و حرکت نہیں اور نہ ملک میں کوئی حکم چلتا ہے یہہ تو کہشتری ہے اور جسکے ران اچہے مضبوط اور تگڑے ہیں اور اوپر کا جسم بازو وغیرہ نکما ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرتا رہتا ہے یہہ ویش ہے (معلوم نہیں یہ سفر کسطرح کرسکتا ہے بازو میں طاقت نہ ہو تو چلنا ہی مشکل ہے) اور وہ چوتہا شودر ہے کیونکہ محض بیوقوف

اور بے عقل ہے (ایسے پاگلوں اور بیوقوفون کی بنائی ہوئی رسوئی کے کہانے سے حسب قول دیانند آریوں کی بہی عقل ماری گئی جو ویار جنی منتر کا نہ تعلیم کو ایسی کلام سمجہنے لگے) واہ ماسٹر جی آپکے برہم پرماتما کو ایسی نالائق اولاد سے کیا فائدہ وطینو ہمارے وطن کی یہہ مثل بالکل سچ ہے کہ " کو جیہہ رونے سے چیپ بہلی ہے " اب میں پنڈت جی کے ذاتی وعارضی اعتقاد کی نسبت ستیارتہہ پرکاش سے مسئلہ ویدانت کو آپکی خدمت میں پیش کرتا ہون آپ غور کرین کہ آپکے سوامی جی نے اس مسئلہ میں کیا کیا رنگ بدلے ہیں - (باقی آیندہ)

کرمداد از دولمیال ضلع جہلم

دیکہو ستیارتہہ صـ۳۸۴ " شنکر اچاریہ کا جینیوں کے پنڈتون کے ساتہہ مباحثہ ہوا اسمیں شنکر اچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا ویدمت کے برخلاف مت تہا یعنی شنکر اچاریہ کا پکش (دعوی) ویدمت کی تائید اور جینیوں کی تردید اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تہا مباحثہ کئی روز تک ہوا جینیوں کا مت یہہ تہا کہ عالم کا صانع ازلی پرمیشور کوئی نہیں یہہ دنیا اور جیو آتما ازلی ہیں ان دونوں کی پیدائش اور تباہی کبہی نہیں ہوتی اسکے برخلاف شنکر اچاریہ کا مت تہا کہ ازلی شدہ پرماتما ہی دنیا کا صانع ہے - یہہ دنیا اور جیو جہوٹا ہے کیونکہ اس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی وہی پرورش اور فنا کرنے والا ہے اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کے مانند ہے پرمیشور خودہی سب جگت روپ (بشکل عالم) ہوکر لیلا (کہیل) کررہا ہے - بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن اخیرش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر اچاریہ کا مت فتح یاب رہا تب ان جینیوں کے پنڈت اور سودہنوا راجہ نے ویدمت کو قبول کرلیا جین مت کو چہوڑ دیا الخ اسی وقت سے سب کی یکیوپویت ہونے لگی اور ویدون کی درس تدریس لے رواج پکڑا - الخ جو جو انہون نے (شنکر اچاریہ) شاریرک بہاشیہ وغیرہ بنائے تہے ان کی اشاعت شنکر اچاریہ کے شاگرد کرنے لگے الخ اب اسمیں غور کرنا چاہیئے کہ اگر جیو (روح) برہم (خدا) کی یکتائی اور دنیا کا جہوٹا ہونا شنکر اچاریہ کا ذاتی اعتقاد تہا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں اور اگر جینیون کی تردید کے لئے اس اعتقاد کو اختیار کیا تو کچہہ اچہا ہے " یہان آپکے سوامی جی ناظرین کو غور کرنیکی ترغیب دیتے ہیں ہمارے دوستو آؤ ہم تم سی تعصب مذہبی سے علیحدہ ہوکر اس مضمون کو انصاف کی نظر سے پڑہیں اور منصف ہوکر اسمیں غور کریں سوامی جی کی اس منقولہ تقریر سے یہہ سات امر ثابت ہیں اول شنکر اچاریہ وید کا پیرو تہا - دوم اسکا دعوی ویدون کا تائیدی تہا سوم دعوے اسکا جس نے ویدونکو فتح اور جینیوں کو شکست دی یہ تہا کہ پرمیشور خودہی سب جگت روپ ہوکر لیلا کررہا ہے یہہ دنیا اور جیو جہوٹا ہے چہارم شنکر اچاریہ نے اپنے اس دعوے کو دلیل اور حوالہ سے ثابت کردیا پنجم جینیوں کے پنڈت اور راجہ نے جب شنکر اچاریہ کے ان دلائل اور حوالجات کو جو وید سے پیش کئے گئے حق دیکہا تو ویدمت کو قبول کرلیا ششم شنکر اچاریہ کے اس دعوی سے وید دین کو اچہی مدد مل گئی اور ان کی درس تدریس نے رواج پکڑا (شنکر اچاریہ کی نسبت سوامی جی صـ۳۸۵ میں بہی تسلیم کرچکے ہیں کہ سچے پرمیشور کا معتقد اور اور ویدمت کو رواج دینے والا تہا) ہفتم آریہ کو ذاتی اعتقاد کے برخلاف ایک عارضی اعتقاد بہی رکہنا چاہیئے جو اشاعت وید کا اصل ذریعہ اور دشمن پر فتح پانیکا عمدہ حربہ ہے اے حق کے طالبو انصاف کرو - کیا آپ کی کانشنس یہہ فتوے دے سکتی ہے کہ ایسے برگزیدہ خیالات اور متضاد اعتقاد رکہنے والے مذبذب شخص کو پیشوا اور گرو مانا جاوے ایک طرف تو شنکر اچاریہ کو سچے پرمیشور کا معتقد اور وید کا مخلص منبع کہنا اور اسکے دعوے کی صداقت کو دلیل حوالہ سے قائم کرنا بلکہ اشاعت اور غلبہ وید پر اس دعوی کو بطور دلیل پیش کرنا یہہ پنڈت جی بڑے زور شور سے تحریر کریں اور دوسری طرف اسی شنکر اچاریہ کو جہوٹا مخالف وید سمجہکر اسکا دعوے بلا دلیل اور وید کی ذلت اور شکست کا موجب قرار دیں - یا آن شورہ شوری یا این بے نمکینی - اول دیکہو اسی جملہ مع اگر شنکر اچاریہ ذاتی اعتقاد تہا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں " پہر دیکہو ستیارتہہ صـ۳۱۱ واہ رے جہوٹے ویدانتیو تم نے صادق وجود صادق شیت صادق ارادہ والے پرمیشر کو جہوٹا بنادیا کیا یہہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے کس اپ نشد سوتر یا وید میں لکہا ہے کہ پرمیشور جہوٹا ارادہ کرنے والا اور جہوٹہہ بولنے والا ہے الخ تم جہوٹے ارادے رکہنے والے اور دروغ گو ہوکر وہی اپنا عیب ناحق ہم پر لگاتے ہو" دیکہا صاحب یہ وہی شنکر اچاریہ ویدانتی ہے جسکی نسبت آپ کے سوامی جی صـ۳۸۳ میں لکہتے ہیں کہ تین سو برسوں کے مردہ مذہب کو اسی نے زندہ کیا وہ سچے پرمیشور کا معتقد تہا جسکو اب واہ رے جہوٹے ویدانتی کرکے پکارا جاتا ہے یہہ وہی دعوی ہے جسنے دلائل اور حوالجات کی شکل جینیوں کو شکست دی اور ویدون کی ڈوبتی کشتی کو سنبہالا جسکو آج ذلت اور شکست کا باعث سمجہا گیا - ہمارے دوستو آپ کو حسب فرمودہ پیشوائے خود اسمیں غور کرنا فرض ہے کہ اگر شنکر اچاریہ اس دعوی میں جہوٹا تہا تو جہوٹون کا فتح یاب ہونا آپ کے سوامی جی

کس فخر سے تلمذ کرتے ہیں اور جب کسی اپ نشد سو تر یا وید میں اس دعویٰ کا ثبوت نہیں تو اس دیانندی فقرہ کا کیا مطلب ہے کہ شنکر اچاریہ کا دعویٰ وید کی تائید میں تہا اور دلیل حوالہ سے وید غالب ہوا بقول دیانندجی ویدوں کا تو یہہ دعویٰ ہی نہیں پہر ان کی تائید اور فتح کیسی اسصورت میں شنکر اچاریہ مبطل وید ہیں نہ اس کے موید تعجب ہے کہ جینی پنڈتوں اور راجہ نے شکست نہ کہا کر وید کو کیوں قبول کیا - کیا ان میں اتنی سمجہ نہ تہی جو وہ شنکر اچاریہ سے پوچہتے کہ تو جو اس دعوے میں ہمارے ساتہہ جہگڑ رہا ہے اور وید کے قبول کرنے پر ہم کو بلاتا ہے ہمیں یہ تو بتا کہ ویدوں میں اس دعویٰ کا ثبوت کہاں ہے - بہلا یہہ ممکن ہے کہ یوں ہی بن دیکہے بہالے جینی پنڈت وید کے معتقد ہوگئے اور اپنا دعویٰ چہوڑ دیا - الغرض کہاں وہ اقرار کہ شنکر اچاریہ نے دلیل و حوالہ سے غلبہ حاصل کیا اور اس کا دعوے ویدوں کی تائید میں تہا اور ویدوں کی اس تعلیم یعنے ویدانت کے مسئلہ نے اسی کے طفیل سے تمام ملک جنوب مشرق شمال میں رواج پکڑا اور کہاں یہ انکار کہ شنکر اچاریہ کا یہہ دعوے دلیل حوالہ سے مردود ہے جس انتقاد اور دعوے کو جینی پنڈت دلائل سے نہ توڑ سکے اسکو سوامی جی نے دلیلوں اور حوالوں سے توڑا گو اسوقت سچے پر ہشور کے معتقد ویدمت کو رواج دینے والے شنکر اچاریہ نے شکست نہ دیکہی مگر اب تو برائے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے منکر پنڈت نے خوب خبر لی - اُن جینی پنڈتوں کو دیانندی دلائل کا علم نہ تہا تبہی تو شنکر اچاریہ ویدمت کی تائید میں فتح یاب ہوگیا اور ویدکی اس تعلیم نے ملک میں رواج پکڑ لیا لیس سوامی جی یا تو اس حکایت کو جہوٹا اور خلاف واقعہ سمجہو جو آپکے سوامی جی بہول گئے اور جہوٹ لکہدیا - یا اقرار کرنا پڑیگا کہ ویدانتیوں کا جہوٹا دعوے ویدوں میں موجود ہے اور وید اس ویدانت کے مسئلہ کو جو اسکے نام ہی سے ظاہر ہے جائیز رکہہ کر دنیا میں اپنا جہوٹا ہونا ظاہر کر رہے ہیں لہذا آپ کو مناسب ہے کہ جہوٹ کو چہوڑ کر سچائی کی تلاش کریں - باقی آیندہ

کرمداد از دوالمیال ضلع جہلم

اوستانی کی ضرورت

ایک تعلیم یافتہ مسلمان اوستانی کی ضرورت ہے

جو سلائی کا کام بہی خوب جانتی ہو اور ہرطرح سے ایک لڑکی کی عمدہ تعلیم وتربیت کر سکے - دینی تعلیم سے واقف ہو - درخواستیں ایڈیٹر الحکم کے نام آئیں وہ منتخب کریں گے -

اوستانی کو نوشہرہ رہنا ہوگا -

خطبہ بروز جمعہ چہارم مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

حامداً و مصلیاً

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بعد تلاوت خطبہ ماثورہ

الحق من ربک فلا تکن من الممترین ۝ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۝ ان ھذا لھو القصص الحق وما من الہ الا اللہ وان اللہ لھو العزیز الحکیم ۝ فان تولوا فان اللہ علیم بالمفسدین ۝ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ ۝ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ۝

ترجمہ مع تفسیر

پہلے بیان ہوچکا ہے کہ اس سورہ مبارکہ کا نام آل عمران ہے وجہ تسمیہ اوسکی اس نام کے ساتہہ یہی ہے کہ اس سورہ متبرکہ میں آل عمران کا مصطفا ہونا قریب اسّی آیتوں میں بیان فرمایا گیا ہے اور جو نزاع اور اختلاف درمیان اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے واقع تہے اون کا فیصلہ مسلمات اہل کتاب سے بدلائل بینہ کیا گیا اور حق الامر کے دلائل دیتے ہوئے استدلال کا وہ اسلوب حسن اختیار کیا گیا ہے کہ آیندہ زمانوں میں قیامت تک جو نزاع دربارہ آل عمران یعنے حضرت عیسےٰ اور اونکی والدہ کے واقع ہو اوسکا فیصلہ بہی اونہیں دلائل مندرجہ آیات سے بخوبی ہوسکتا ہے فالحمد للہ ان آیات سے پہلی آیات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کی نسبت یہہ وعدہ فرمایا ہے کہ تمکو صلیب کی موت سے جو بموجب حکم توریت کے لعنتی موت ہے بچایا جاویگا اور تمہاری موت توفی کی موت ہوگی جسمیں تمکو رفع الی اللہ یعنے قرب الٰہی حاصل ہوگا ۝ اور منکرین کے الزامات بیجا سے تمکو پاک کیا جاوے گا اور تمہارے مخالفین کافرین کو دنیا میں بہی اور آخرت میں بہی عذاب شدید کے ساتہہ معذب کیا جاویگا اور تمہارے موافقین مومنین اور متبعین کو مانند تمہاری رفع اور فوقیت مخالفین کافرین پر عطا کی جاویگی جیطرح پر کہ حضرت آدم کو یہہ مراتب بشری اصطفا کے ہماری طرف سے عنایت ہوئے تہے اوسیطرح تم کو بہی حاصل ہونگے وغیرہ وغیرہ جو اوپر کی آیات میں مفصلاً مذکور ہے - اب ان آیات میں فرمایا جاتا ہے کہ یہ سب ادلہ اور جملہ امور جو حضرت عیسےٰ کے بارہ میں مذکور کئے گئے حق اور ثابت شدہ صداقتیں ہیں تیرے رب کی طرف سے جو تیری تربیت کا ذمہ وار اور تعلیم کنہ اشیاء کا متکفل ہے - اسلئے شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ **سوال** - انبیا علیہم السلام کو وحی الٰہی میں کب شک ہوا کرتا ہے خصوصاً حضرت خاتم النبیین صلعم کو شک کیونکر ہوسکتا ہے جسکی نہی فرمائی گئی -

الجواب بادشاہ کا جو خطاب سپہ سالار فوج کو امریا نہی ہوا کرتا ہے مراد اوس خطاب سے غالباً اوس سپہ سالار کی فوج اور لشکر ماتحت اوسکا ہوتا ہے اسیطرح اگرچہ خطاب آنحضرت صلعم والہ وسلم کو ہے مگر اس خطاب سے مراد آپ کی امت ہے اور ایسے خطاب میں ایک عجیب نکتہ یہہ بہی ہوتا ہے کہ ان امور مذکورہ میں شک کرنا اسقدر مذموم اور محذوریت میں اسقدر بڑہا ہوا ہے کہ جس شخص سے اسمیں شک کرنے کا گمان ہی نہیں ہوسکتا ہے اوسکو بہی نہی فرمائی گئی چہ جائے کہ اوس شخص کی جسکو شک کرنے کے لئے شیاطین الجن والانس سامان واسباب شک کرنیکے مہیا کرتے رہتے ہوں - اور آنحضرت صلعم کی نسبت امکان شک کا نہونا اس امر سے ظاہر ہے کہ باوجودیکہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ اناجیل اور طالمود سے طرح طرح کی روایات اپنے اپنے مذہب کی تائید میں حضرت صلعم کے روبرو پیش کرتے تہے - مگر آنحضرت صلعم کو امر حق پر اسقدر یقین کامل تہا کہ آپ مباہلہ کے لئے مستعد ہوگئے جیساکہ اس زمانہ آخری میں بہی مسیح موعود کے مقابلہ میں بہی بڑے بڑے اور تکفیر نامے لکہے اور شور قیامت برپا کرکر اونکے روبرو احادیث موضوعہ اور روایات کاذبہ اپنے مذہب کی تائید میں پیش کی گئی ہیں مگر نہ آنحضرت صلعم کو ایک ذرہ بہر شک پیدا ہوا اور نہ مسیح موعود کو کسیطرح کا شک وشبہ اپنے دعاوی میں پیدا ہوا اور اسی لئے مسیح موعود نے بہی یہ آیت مباہلہ حسب درخواست مخالفین کے پیش کردی ہے اور چونکہ آنحضرت صلعم کے وقت میں بہی ایک عالم پر الحق من ربک کی حقیقت منکشف ہوگئی تہی اور اس زمانہ آخری میں بہی حقیقت اُن دعاوی مسیح موعود کی جو مضمون آیات ماسبق کی موید اور مبین ہیں ایک عالم پر واضح ہوتی چلی جاتی ہے لہذا یہہ آیت بسبب وقوع اپنے مضمون کے ایک نشان نبوت کا بہی ہوگئی والحمد للہ اور چونکہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس آیت کی ترکیب میں یہ بہی لکہا ہے وقال آخرون الحق رفع باضمار فعل ای جاءک الحق اندرینصورت یہ آیت ایک صریح پیشین گوئی ہوگئی جو آنحضرت صلعم کے وقت میں بہی واقع ہوئی اور اس زمانہ آخری میں بہی بڑے زور شور سے واقع ہورہی ہے اسلئے یہہ آیت بہر وجوہ آنحضرت صلعم کے نبوت کے اثبات کے لئے ایک بڑا نشان ہے -

اب بعد اتمام حجت کے جو دلائل علمیہ سے بیان فرمائے گئے اور دلائل علمیہ کا بیان انتہا درجہ کو پہنچ گیا تب بہی مخالفین نے تسلیم نہ کیا تو فرمایا جاتا ہے کہ جو شخص اس کے بعد عیسےٰ کے بارہ کٹ حجتی کرتا رہے تو آخری فیصلہ یہہ ہے کہ اون سے کہدو کہ آجاؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا دیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو شریک کریں اور تم اپنے نفسوں کو پہر ہم سب ملکر تضرع اور زاری کے ساتہہ دعا کریں - پس جہوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں -

ف یہہ قصہ مباہلہ کا نصاریٰ نجران کے ساتہہ آنحضرت صلعم کو پیش آیا تہا جنمیں ساٹہہ سواروں کا وفد معہ لاٹ پادری سید اور عاقب جو بڑے ذی رائے تہے موجود تہے جبکہ آنحضرت صلعم نے مناظرہ فرماکر بخوبی اونپر اتمام حجت فرمایا تب بہی انہوں نے امر حق اور صداقت ثابت شدہ کو تسلیم نکیا تب بالآخر مجبور ہوکر مباہلہ کی آیت پیش کرنے کے لئے آنحضرت صلعم طیار ہوئے اور اپنی اہلبیت یعنے صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا اور ہر دو نواسے یعنے حسنین کو اور حضرت علی داماد کو لیکر مباہلہ کے لئے موجود ہوئے کیونکہ نصاریٰ نجران نے حضرت کا بہت پیچہا لیا تہا - آغاز سورہ آل عمران کا قریب اسّی آیتوں کے اسی مناظرہ اور مباہلہ کے بیان میں نازل ہوا ہے یہہ مناظرہ آنحضرت صلعم کیطرف سے ایک بڑا عظیم الشان مناظرہ واقع ہوا تہا جسکی نوبت بالآخر مباہلہ تک پونچی تہی مگر نصاریٰ نجران اس مباہلہ سے ایسے خوف زدہ ہوگئے کہ جو اونمیں بشپ اور لاٹ پادری مسمی عاقب و سید وغیرہ موجود تہے اونہوں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا جنمیں قریب ساٹہہ سواروں کے بہی تہے کہ یا معشر النصاریٰ یہہ تو وہی سچے نبی معلوم ہوتے ہیں جنکی نبوت کی خبر عہد عتیق اور عہد جدید میں موجود ہے اور جو دلائل انہوں نے پیش کئے ہیں وہ منقوض نہیں ہوسکتے اندرینصورت اگر ہم مباہلہ کرینگے تو بالضرور ہم ہلاک اور تباہ ہوجاویں گے اگر تم کو اپنے ہی دین کی محبت ہے تو لوٹ چلو اور ان سے کچہہ تعرض مت کرو - اور نہ اونسے لڑو یہہ دونو پادری بڑے

ذی راے تہے اور آنحضرت صلعم اپنے اہلبیت مذکورین سے فرماتے تہے کہ جب میں دعا کروں توتم آمین کہنا اوسوقت اون کے بشپ لاٹ پادری نے اپنے ہمراہیوں سے یہہ بہی کہا کہ مین ان لوگون کے چہرے ایسے دیکہتا ہون کہ اگر یہ لوگ بیخ تن کسی پہاڑ کا اپنی جگہ سے ٹلا دینا بہی اللہ تعالے سے چاہیں گے تووہ پہاڑ بہی ٹل جاویگا فلا تباھلوا فتھلکوا غرضکہ ان نصاریٰ نجران نے پہر تو نہ مباہلہ کرنا چاہا اور نہ لڑنا چاہا بلکہ بالآخر جزیہ دینا قبول کیا سال بہر میں دو مرتبہ یعنے ماہ صفر میں ایک ہزار حلہ اور ماہ رجب میں ایک ہزار حلہ اور خالص لوہے کی عمدہ تیس ذرہ اگرچہ اس قوم نصاریٰ نجران سے مباہلہ واقع نہیں ہوا مگر یہ واقعہ جو اس آیت اور احادیث میں مذکور ہے آپکی حقیت نبوت کیلئے مفسرین ایک بڑی دلیل مثبت لکہتے ہیں۔ روایات میں یہ بہی واقعہ ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل نجران نصاریٰ سے عذاب بہت قریب ہوگیا تہا اگر وہ مباہلہ کرتے تو اونپر عذاب نازل ہوجاتا۔ ولما حال الحول علی النصاریٰ کلھم حتے یھلکوا۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جو حضرات عیسائیون کو مدت دراز سے اسلام کی طرف دعوت کر رہے ہیں۔ لیکن کوئی عیسائی صاحب خواہ بشپ ہو یا لاٹ پادری اس میدان لق ودق میں قدم رکہنا نہیں چاہتے کیونکہ جانتے ہیں کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ مباہلہ میں ہرگز ہرگز کامیاب نہو دینگے اور اللہ تعالے کیطرف سے ہمارے مذہب کی پردہ دری ہوجاوے گی۔ مگر اس اقتناع کے لئے ایک عذر بارد یہ بنالیا ہے کہ ہمارے مذہب میں مباہلہ جائز نہیں ہے۔ ہان یہہ فیصلہ آلہی ہے اور وہ صادق و کاذب کو خوب جانتا ہے۔ اور خود آپ بڑا زبردست عزیز و حکیم اور علیم بالمفسدین ہے وہ تو فیصلہ صادق ہی کے حق میں کریگا نہ کاذب کے حق میں۔ جیساکہ اوس نے ان آیات مباہلہ کے آگے ان صفات کا ذکر اسی لئے فرمایا ہے

سوال - اگر کہا جاوے کہ بعض کفار نے تو خود چاہا تہا کہ اگر آنحضرت صلعم اپنے دعاوی میں حق پر ہیں تو ہم مکذبین پر اللہ عذاب نازل فرما تب بہی کوئی عذاب نازل نہیں ہوا تو پہر مباہلہ پر کیونکر عذاب نازل ہوتا۔ کما قال اللہ تعالے حکایتا عنہم اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم ۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ پس ان دونون آیتون میں توفیق کیا ہوگی۔

الجواب - آیات مباہلہ اور ان آیات مندرجہ مین کچہہ بہی منافاہ نہین ہے کیونکہ ان آیات میں ایک خاص عذاب کے نزول کے لئے دعا کی گئی تہی یعنی آسمان سے مثل بارش کے پتہرون کا برسنا جس سے عام ہلاکت بلکہ استیصال عام متصور ہے۔ دوسرا عذاب اس عذاب سے بہی زیادہ تر مولم مانگا تہا سو قدیم سے اللہ تعالے کی یہ سنت نہیں ہے کہ قبل قیامت ایسے عذاب دنیا میں فوری نازل فرمادیوے کیونکہ ایسے عذابون کے انزال میں خواہ کفار کی درخواست سے ہوویں یا کسی ماموری من اللہ کی دعا سے ہوویں ایمان بالغیب کی حکمت باقی نہین رہ سکتی اور معہذا ایسے عذاب کے انزال سے اجبار اور اکراہ اور الجا لازم آتا ہے جو دین اسلام میں ہرگز موجود نہیں ہے - لا اکراہ فی الدین ہان کسی کاذب پر لعنت کا پڑنا جس سے ذلت یا رسوائی ہو اور ایمان بالغیب کی حکمت تلف نہ ہووے اور اکراہ و الجا بہی لازم نہ آوے ہوا کرتا ہے چنانچہ مخالفین انبیا پر ایسے عذاب ہمیشہ واقع ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہینگے حتی کہ کاذب کی موت بہی مباہلہ میں شرط نہیں ہے کیونکہ منشا اہل مباہلہ کا صرف کاذب پر وقوع لعنت کا ہے خواہ کسی طرح سے ہو یہ اوس علیم و خبیر کے اختیار میں ہے کہ بقدر تکذیب تشدد مخالفین کے وہ لعنت کسی عذاب مہلک سے ہی واقع ہو موت ہو یا قتل وغیرہ پس ایک خاص عذاب کذائی کی نفی اور لعنت آلہی کے ثبوت میں کوئی منافاہ نہین ہے۔ کیونکہ ایمان بالغیب کی حکمت کے مانع نہیں اور اجبار بہی اوس سے نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ سرداران مکہ مین سے ایک شخص یہی نضر بن حارث تہا اور نیز ابوجہل جنہے یہی دعا کی تہی کہ اللھم ان کان ھذا ھو الحق الا یہ تو دیکہو جنگ بدر میں ابوجہل تو عذاب قتل میں مبتلا ہوا بسبب اپنے تشدد کے اور نضر بن حارث باوجودیکہ قیدیون میں قید ہوکر آیا تہا۔ دوسرے قیدی تو فدیہ لیکر چہوڑ دیئے گئے تہے مگر نضر بن حارث باینوجہ قتل کیا گیا کہ قرآن مجید کی شان میں بڑی بڑی گستاخیان کیا کرتا تہا۔ اور سخت معاند تہا تو یہ دونون منجملہ مقتولون کے عذاب قتل میں اسلئے مبتلا ہوئے کہ یہ بہی اہل اسلام کے قتل کے درپے تہے ورنہ مباہلین کاذب کا قتل ہوجانا یا مرجانا شرط نہیں صرف وقوع لعنۃ آلہی کا ہی ہو خواہ کسی طرح ہو - اور عذاب قتل جو بموجب پیشین گوئی ملہم ربانی کے واقع ہو جسمیں دونون میں سے ہر ایک دوسرے کا قتل کرنا بطور دفعیہ کے چاہتا ہے ایسا عذاب نہیں ہے جس میں ایمان بالغیب کی حکمت باقی نرہتی ہو یا اجبار لازم آوی

الحاصل مباہلین کاذب پر لعنت کا وقوع ضروری ہے خواہ کسی رنگ میں ہو۔ اگر مباہلہ میں ایسا عذاب جسمیں مثل بارش کے آسمان سے پتہر برسنے لگین یا اس سے بہی زیادہ مولم ہو جسمیں کوئی متنفس نہ بچ سکے نازل نہیں ہوتا کہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ اسی لئے ان دونون آیتون کے آگے ہی دوسرے عذابون کے ثبوت کے لئے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وما لھم الا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام یعنی اور کیا ہے واسطے اون کے کہ نہ عذاب کرے گا اون کو اللہ اور وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے۔ اور پہر اسی آیت میں اللہ تعالے نے جو یہ قید لگائی کہ وانت فیھم وہ بہی ایسے ہی عذاب کذائی کے عدم نزول کیطرف اشارہ کر رہی ہے یعنے جبکہ ایسا عذاب نازل ہووے گا تو پہر اوس کا اثر تمکو بہی پہنچے گا۔ لہذا ایسے عذاب کا نازل کرنا ہماری سنت قدیمہ کے خلاف ہے۔ اس آیت مباہلہ کی مناسبت ساتہہ زمانہ مسیح موعود کے عجیب وغریب اسلوب سے واقع ہوئی ہے۔ نبی کریم کے وقت میں بہی یہہ مباہلہ حضرت عیسٰی ہی کے بارہ میں واقع ہوا تہا اور زمانہ مسیح موعود میں بہی حضرت عیسٰی ہی کے بارہ میں واقع ہوا۔ رسول کریم کے وقت میں بعد اتمام حجت اور اتمام مناظرات کے یہہ مباہلہ واقع ہوا تہا یہاں پر بہی اوائل میں شیخ الکل معہ اپنی جماعت کے مباہلہ نکرسکے بلکہ مولوی محمد حسین صاحب بہی مباہلہ کو مستعد نہ ہوسکے اور اگرچہ آیت ہذا مباہلہ کی نصرانیان نجران کے حق میں وارد ہوئی تہی مگر دیگر اقوام قریش مثل ابوجہل وغیرہ سے بہی آپکا مباہلہ واقع ہوا دیکہو کتب سیر کو۔ اسیطرح مسیح موعود کا مباہلہ بہی علاوہ طرفدار عیسٰی کے دیگر اقوام سے بہی حسب درخواست مخالفین کے واقع ہوا ہے۔ جیساکہ لیکہرام وغیرہ۔ اور جنہون نے خود درخواست کرکر مباہلہ کیا وہ بقدر اپنے تشدد اور سختی کے لعنت آلہی میں مبتلا ہوئے خواہ ذلت و رسوائی ہو یا ہلاکت ہو

جس طرح پر مفسرین نے اس مباہلہ سے آنحضرت صلعم کی نبوت کا ..... اثبات کیا ہے اوسی طرح پر ان مباہلوں سے مسیح موعود کے دعاوی کا اثبات ہوا کیونکہ نتیجہ ان مباہلون کا حسب دعاوی مسیح موعود کے واقع ہوا والحمد للہ اور اگر کوئی مخالف ان مباہلونکو بعد وقوع نتائج کی بہی نہ مانے تو وہ بتاوے کہ پہر صادق اور کاذب میں کیا مابہ الامتیاز رہے گا اور پہر آنحضرت

کے نبوتوں میں سے ایک بڑا ثبوت جسکو قرآن مجید میں بڑی عظمت شان سے بیان فرمایا گیا ہے۔ ضائع ہوجاویگا بلکہ چند آیات کریمہ قرآن مجید کے متعلق مباہلہ کے نعوذ باللہ لغو ہوجاوینگی و تعالی شان کلامہ تعالے عن ذلک علوا کبیرا اور ناظرین کو خوب معلوم رہے کہ ان مباہلون کا نتیجہ یا تو آنحضرت صلعم کے وقت میں واقع ہوا تہا یا بعثت مسیح موعود کے زمانہ میں ہوا ہے اس تیرہ سو برس میں کسی مجدد کے وقت میں ایسے مباہلات واقع نہیں ہوئے اور نہ اوس کے نتائج - پس ان آیات کا نشانات واسطے نبوت خاتم النبیین کے ہونا بہی ثابت ہوا ثم الحمد للہ - اب فرمایا جاتا ہے کہ جو دلائل اور مضامین اوپر مذکور ہوئے وہی اخبار اور قصص حقہ ہیں جو پے درپے بیان کئے گئے ہیں اور سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک اللہ وہی البتہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ حال میں چراغدین جموں پر بموجب پیشینگوئی لعنت ... ذکر کہ صفت عزیز حکیم کا یہہ کہ جو وہ ابراہیلی یا اکاذیب مخالف علم آلہی میں وہ محض غلط ہیں اور عیسٰی میں کوئی صفت صفات مختصہ الٰہیہ مین سے موجود نہیں تہے کیونکہ پہر تو اللہ تعالے کی عزت اور عزیز ہونے میں فرق آجاوے گا اور شان عیسوی حضرت ابوالبشر اور خاتم النبیین سے بہی بڑہ جاویگی جو خلاف مقتضائے حکمت اوس حکیم برحق کے ہے

اب باوجود اسقدر اتمام حجت کے جس کی نوبت مباہلہ تک پونہچ گئی ہے اگر اب بہی اس حق کے قبول کرنے سے وہ لوگ اعراض کریں تو سمجہ لو کہ انکی نیتوں میں فساد ہے دوسرونکے عقائد حقہ کو بہی فاسد کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ صورت اللہ سے بہاگ کر کہان جاسکتے ہیں کیونکہ مفسدون کو اللہ تعالے خوب جانتا ہے یعنی اون کے فسادون کی ضرور سزا دیگا چنانچہ وہ سزا مفسدون کے لئے دنیا میں بہی واقع ہوئی جو نشان نبوۃ صادقہ کا ہے - اب چونکہ آنحضرت صلعم اون کے ایمان لانے پر کمال درجہ کے حریص تہے باوجودیکہ تمام مدارج تبلیغ اور مناظرات کے مباہلہ تک ختم فرما چکے تہے تو بہی اونکی تبلیغ یا فہمائش و ہدایت نکرنا آپ کا قلب مبارک گوارا نکرسکتا تہا اسلئے اللہ تعالے حسب خواہش آپکے جو علیم بسرائر الضمائر ہے ایک دوسرا طریق تبلیغ کا آنحضرت صلعم کو ارشاد فرماتا ہے کہ اگر تم مباہلہ پر بہی آمادہ نہین ہوتے تو اے اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف رجوع کرو جو ہمارے تمہارے درمیان میں برابر مسلم ہے ایک تو یہہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نکرین دوسرے یہہ کہ کسی چیز کو اوسکا شریک نہ ٹہراوین تیسرے یہہ کہ خدا کے

بعض ہمارا بعض کو رب نہ قرار دیوے پس اگر سیدھی سچی بات فریقین کی منفق علیہ ہے بہی روگردانی کرو تو اے مسلمانون تم کہدو کہ تم تو بالضرور اسلام سے جو دین اللہ ہے خارج ہو گئے۔ گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان فرمانبردار ہیں تاکہ یہ گواہی تمہاری ہماری نجات کا اور موجب تمہاری ہلاکت ہو جاوے۔ چنانچہ مسلمون بالآخر کامیاب ہو گئے اور یہ آیت ہی ایک نشان کامل ثبوت کا ہو گئی۔

فائدہ ان آیات میں بتدریج تمام عجیب طرح سے ارشاد و ہدایت میں مبالغہ فرمایا اولاً حضرت عیسیٰ کے حالات و واقع جو اونپر واردات ہوئی تہی اونکو بیان فرمایا کیونکہ وہ تمام حالات منافی الوہیت کے ہیں اور پہر توحید اسلامی پر دلائل قاطعہ بیان فرمائے لیکن طرف مخالف سے بجز عناد کے تسلیم و انقیاد کا کہیں نشان نہ پایا گیا تب مباہلہ کی نوبت ہو نہی لیکن مباہلہ سے ہی عاجز ہو کر جزیہ دینا قبول کیا پہر بالآخر ایسے تین امور کیطرف دعوت کی گئی ہے کہ وہ تینوں امر منفق علیہ فریقین کے ہیں تاہم ایسے مفید ہیں کہ اگر وہ تینوں امر قبول کر لئے جاوین تو تمام نزاعات مرتفع ہو سکتے ہیں۔ امر اول یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی غیر اللہ کی عبادت نہ کی جاوے۔ [illegible] تو راۃ انجیل اور قرآن مجید بالاتفاق ہدایت فرمارہے ہیں۔ [illegible] ایسا امر ہے کہ اگر [illegible] قبول کر لیا جاوے تو تمام اختلافات [illegible] اندر دینی کا اس سے [illegible] ہے۔

دوسرا امر یہہ ہے کہ اللہ کی ذات [illegible] افعال میں غیر اللہ کو شریک نہ کیا جاوے یہہ امر دوم بہی ایسا [illegible] ہے کہ تمام جھگڑا اونکا فیصلہ کرتا ہے اور چونکہ یہہ تمام شرکیہ عقاید یا اعمال و اقوال بدعیہ جو دنیا میں جاری ہیں اونکا بڑا سبب یہ ہے کہ اقوال علماء کے جو بدعیہ ہیں و افعال احبار کے جو شرکیہ ہیں اونکے ساتہہ تمسک کیا جاتا ہے جس سے ایک خلقت گمراہ ہو گئی ہے۔ لہذا تیسرا امر فیصلہ کن یہہ ہے کہ علماء اور احبار کو اپنا رب نہ قرار دیا جاوے اسطرح پر کہ اونکے اقوال اور اعمال اور روایات کا ذبہ کے تقلید واجب سمجھی جاوے کیوں کہ علماء اور احبار کے اقوال یا اعمال کی تقلید واجب سمجہنا ہمو جب حدیث ذیل عدی بن حاتم کے اونکو اپنا رب قرار دینا ہی تفسیر ابو السعود وغیرہ تفاسیر اور کتب احادیث میں یہہ حدیث لکہی ہوئی ہے کہ لما نزلت اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ قال عدی بن حاتم ما کنا نعبدھم یا رسول

اللہ فقال علیہ السلام الیس کانوا یحلون لکم و یحرمون فتاخذون بقولھم قال نعم قال علیہ السلام ھو ذالک سبحان اللہ یہہ تینوں کلیے جو ان آیات میں مذکور ہوئے ہیں اگر کوئی انسان ان تینوں کو اپنا منشا گر دانکر دستور العمل اپنا قرار دے لیوے تو تمام بدعات اور عقاید باطلہ شرکیہ اور اعمال بدعیہ سے نجات پا کر صراط مستقیم پر لگ جاوے اس مسیح موعود کے جو مخالفین ہیں۔ انہوں نے بہی ان کلیات سہ گانہ پر عمل کرنا چہوڑ دیا ہے اسلئے فی کل واد یھیمون کے مصداق ہو رہے ہیں اور لطف یہہ ہے کہ مسیح موعود کی دعوت اور تبلیغ بہی اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے جو سورہ آل عمران میں واقع ہے اور یہہ بہی ایک ثبوت ہے اوسکے مریم اور عیسےٰ موعود ہونیکا کیونکہ مریم اور عیسےٰ آل عمران سے تہے اونکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا تہا کہ وجعلنا ھا وابنھا آیۃ للعالمین [illegible] پیشین گوئی مندرجہ آیت [illegible] ان دونوں کا وجود ایک [illegible] زمانہ میں تو واقع نہیں ہوا [illegible] کو یہود نے تہمت [illegible] نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو [illegible] دیا پہر تمام عالم میں اون کے بارہ میں شرک شائع ہو گیا حتیٰ کہ وہ شرک [illegible] اسلام میں بہی سرایت کر گیا پہر وہ دونوں [illegible] نشان کیونکر ہو سکتے [illegible] تمام عالموں کے لئے یہہ ایک [illegible] دین نے پہلا حسب وعدہ الٰہی اون کے نام کے ساتہہ نامزد ہو کر امت محمدیہ میں سے ایک ایسا مجدد عظیم الشان آیات و نشانات کے ساتہہ مبعوث فرمایا گیا کہ اون کے نام کو تمام دنیا میں اونکی عظمت اور کرامت کو مع توحید الٰہی اور تکریم حضرت رسالت پناہی کے روشن کر رہا ہے صدق اللہ تعالیٰ وجعلنا ھا وابنھا آیۃ للعالمین اور یہی سبب ہے اس آخر زمانہ پر فتن میں ایک مجدد کے مبعوث ہونیکا بنام عیسےٰ بن مریم ورنہ مخالفین ہمکو اس آیت کے معنی بتاوین کہ حضرت مریم اور عیسےٰ تمام عالمین کے لئے کیونکر آیت اللہ ہو سکتے ہیں۔ [illegible]

ملوکار سے

احمد مسیح اور مباہلہ کی درخواست

الحکم کے ناظرین آگاہ ہیں کہ دہلی میں احمد مسیح نام ایک عیسائی نے میر قاسم علیصاحب احمدی سے اس امر پر بحث شروع کی تہی کہ مسیح صلیب پر مرا ہے یا

نہیں میر قاسم علی صاحب نے پُر زور دلائل کے ساتہہ صلیبی مذہب کے اس کمزور مادر بودے شہتیر کو پاش پاش کر دیا اور ثابت کر دکہایا کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا بلکہ وہ صلیب پر سے زندہ سلامت اترا اور اپنی طبعی عمر پا کر کشمیر میں آکر مرا وہیں دفن ہوا۔ آخر جب دلائل اور براہین کے ذریعہ حجت پوری ہو گئی تو میر قاسم علیصاحب نے دعا اور مباہلہ کے ذریعہ عیسائیت اور اسلام کا فیصلہ کرنا چاہا مگر افسوس ہے کہ احمد مسیح نے اس تلخ پیالہ کو ٹلا دیا حالانکہ مولوی عبد المجید صاحب دہلوی کو خود مباہلہ کی دعوت کی تہی مگر عجیب حکمت عملی سے گریز کیا۔ اس جلسہ مین تو میر قاسم علیصاحب کی تقریر اور نظم سننے سے بہی انکار کر دیا پہر اشتہار دیدیا کہ میں مباہلہ مرزا صاحب سے کرونگا۔ کیا خوب! دعوت اور درخواست مباہلہ تو میر قاسم علیصاحب کریں اور یہہ احمد مسیح صاحب قادیان سے ورے ٹہر ہی نہیں سکتے۔ کیا مباحثہ مرزا صاحب سے کیا تہا؟ یہہ ایک چال ہے جو احمد مسیح نے [illegible] مگر اس کا جو جواب اسے ملا ہے وہ یقیناً [illegible] اور [illegible] لوگوں کے نزدیک احمد مسیح کو رسوا [illegible] چہوڑیگا اور اس کی چالاکی کو راز [illegible] از بام کر دیگا۔ حضرت [illegible] و السلام [illegible] الہام الٰہی [illegible] حجت پوری کر چکے ہیں مگر آپ نے [illegible] احمد مسیح کو مایوس نہیں کیا اور [illegible] کی بہلت دیکر [illegible] ہندوستان [illegible] کے بشپ صاحبان کی درخواست اگر مباہلہ کے لئے ہو تو وہ [illegible] رد نکریں گے چنانچہ وہ اشتہار جو احمد مسیح کے جواب میں شائع کر دیا گیا ہے درج ذیل ہے۔ احمد مسیح اپنی حالت و حیثیت کے لحاظ سے اس قابل نہ تہا کہ اس کے اشتہار پر نوٹس لیا جاتا مگر محض افادہ عام کی خاطر آپ نے اسکی درخواست کو بے جواب نہیں چہوڑا اب دیکہنا چاہئے بشپ صاحبان احمد مسیح کو کیا انعام دیتے ہیں۔ وہ اشتہار یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درخواست مباہلہ منظور

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم (آمین)

اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و لا تجعلنا منھم (آمین)

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر رسلہ و افضل انبیائہ و سلالۃ اصفیائہ محمد المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

اما بعد

۲ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجہے ایک پکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ ایس پی جی مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتہہ مباہلہ کی درخواست

کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ کے الہام اور ایما کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کیلئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کر کے ہی اس پیالہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا۔ بہر حال مجہے اس سے کچہہ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری کسی درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے غور سے پڑہا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ تو شاید احمد مسیح کے نام سے بہی واقف نہ ہوں پہر میری سمجہہ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہو گا۔ وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ہی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اسکی قوم پر کیونکر سمجہا جاوے گا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندہا ہے۔ اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی نے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے **نصاریٰ نجران** کو دعوت دی تہی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتہہ تہا بلکہ اون میں دو بشپ بہی تہے اسلئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کر چکا ہوں۔ دیکہو انجام آتہم صفحہ ۲۶ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۶۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرے جس نے اوسکو دعوت کی ہے لیکن اگر میرے ساتہہ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں ایسی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں جب لاہور۔ کلکتہ مدراس اور بمبئی کے بشپ صاحبان جو اپنے عہدہ و قومیت و رسوخ اور اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہو گا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچہہ بہی اثر نہیں۔ اور ایک ایسے شخص کے ساتہہ (جو ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں پس اگر احمد مسیح میرے ساتہہ ہی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اسکی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اسکا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بہجوا دے میں اُن کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کرونگا۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں یکجا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بہی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب اون کی درخواست میرے پاس پہونچے گی تو پہر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کیطرف سے شائع ہو جائیگا اور اسکا انجام فیصلہ کن ہو گا میں محض حق بیانی کے خیال سے یہ بہی منظور کرتا ہوں کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پہر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتہہ ہی یا تینوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جاویگا۔ مگر یہ درخواست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت — فی ڈبیہ صعہ

وزن ۵ تولہ
خوراک ۲ ماشہ

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا — تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
تو خالق میں مخلوق ہے فرق اتنا — زمین اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھپر تو لاکھوں — ہے چہرہ ہی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
کروں کسطرح شکر پھر تیرا مولا — میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی — تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا — جو مانے تجھے اوس کا غم کہانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دے تو پوری — تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہی کہ اُس نے ہندوستان بہرشے اور اوس کے باسر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کسطرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ہے چھپی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ بہی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابہی تک خود اسکو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اسکے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپکے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ اپنے حاکم یا محکوم کے طفیل آپکے کان تک ضرور پہونچ چکے ہون گے۔ کیونکہ ہندوستان بہر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کا زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہوا ہو اسلئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہہ ہے

کہ جب بعض نادان بہائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں مقبولیت دیکھی تو اکثر دل کے پہپھولے اُن حسد کے مارے گدی گدی ہونے لگی۔ اور بعض نے یہانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہٖ نقل ہی کر دی۔ اور اسیطرح نام کے تہوڑے سے تغیر وتبدل سے اشتہار جاری کر دیئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں فوراً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں۔ اور بعض نے شروع ہی سے یہہ ہی لکہدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تہا۔ خداتعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرما دے۔ تا یہ لوگ اس بُت پرستی سی باز آوین۔ اور سمجھیں کہ رزّاق صرف ویکی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہان تک لوگوں نے دھوکہ کہایا کہ :—

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہونچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب اون کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کہایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا۔ اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ ومحنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اوسکو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑہنے سے آپکو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہی اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذرے گا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کی منشا کیا ہے۔

یہہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں۔ یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور خداتعالےٰ سب کا رزّاق ہے۔ یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اوسکا معاوضہ ہوگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے۔ کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزّاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ۔ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو۔ جس سے وہ کامیاب ہوا ورنہ خالی اشتہار چوری اور ہیر پہیر سے سوائے خسران کے کچھہ نصیب نہوگا۔ اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہون

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار ہیا سنگھ نے ہیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تہا۔ مگر جب دنیا نے اوسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ہیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا۔ اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر وحیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد ولجاجت سے کسی کو اپنا ہم خیال بہی بنالیا! تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے۔ مانا کہ دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ تو دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھکر خواہ وہ ہمارے اشتہار سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو۔ یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے بہرحال خریدو یا نہ خریدو یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھیے۔

حکیم محمد حسین قریشی
موجد مفرح عنبری
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور

کیونکہ اس کا ایجاد کرنے والا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونے والی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام **مفرح عنبری** ہے +